(شمارہ ۵) سلسلۂ مطبوعات ادارۂ ادبیات اُردو

تعلیم بالغان کی کتابیں

زیر نگرانی

مولوی محمد سجّاد مرزا صاحب

ایم۔ اے (کنٹب)

نائب صدر مجلس امتحانات ادارۂ ادبیات اُردو

# مُعلّمِ بالغاں

از

سیّد زاہد حسین ایم، ایڈ (عثمانیہ)
صدر مدرّس مدرسہ وسطانیہ مشقی عثمانیہ ٹریننگ کالج

ناشر

ادارۂ ادبیات اُردو
رفعت منزل خیرت آباد (حیدرآباد دکن)
طبع اوّل ۱۰۰۰ قیمت ( )

# ناخواندہ بالغوں کے لئے چند مفید کتابیں

۱ اُردو دانی کی کتاب حصہ اوّل از محمد اظہر الدین صاحب قیمت ۵ر

۲ " " " حصہ دوم " " " " " ۵ر

۳ رسم خط آموز درجہ اول " " " " " ۸ر

۴ " " " دوم " " " " " ۴ر

۵ رفیق اُردو داں از مولوی مرزا عصمت اللہ صاحب زیر طبع

۶ آسان اُردو۔ انجمن ترقی اُردو حیدرآباد دکن

۷ سلیس اُردو۔ " " " " "

## ملنے کا پتہ

ادارۂ ادبیات اُردو خیریت آباد (حیدرآباد دکن)

# پیش لفظ

تقریباً دو سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ عالی جناب نواب مہدی یار جنگ بہادر صدرالمہام تعلیمات نے ہماری ریاست ابدمدت میں بالغوں کی تعلیم کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے مدنظر اِس تحریک سے دلچسپی پیدا کرانے کے لئے ایک انعامی مضمون کا اعلان فرمایا تھا۔ خوش قسمتی سے اِس مقابلہ میں احقر کے مضمون کو انعام اوّل کا مستحق قرار دیا گیا۔ میرے حوصلے بلند ہوئے اور اُس وقت سے میں نے تعلیم بالغاں کے عملی اور نظری پہلوؤں پر غور کرنا شروع کیا۔ "علم بالغاں" اِسی غور و فکر کا نتیجہ ہے۔

ہندوستان کی (۹۰) فی صدی آبادی ناخواندہ ہے۔ اگر ہر سال صرف (۹) فی صدی آبادی کو خواندہ بنانا مقصود ہو تو اِس کام کی انجام وہی کے لئے معلمین کی ایک بڑی تعداد درکار ہوگی۔ تعلیم بالغاں کی وسعت کے مدنظر یہ ضروری ہے کہ ہر تعلیم یافتہ مرد اور عورت حتیٰ کہ مدارس

اور کالجوں کے طلبہ اور طالبات سے ناخواندہ بالغوں کو پڑھانے کا کام لیا جائے۔ بالغوں کو پڑھانا بھی ایک فن ہے اور تاوقتیکہ بالغوں کا معلم اِس فن سے کماحقہٗ واقف نہ ہو وہ اِس فرض سے خاطر خواہ طور پر سبکدوش نہیں ہوسکتا۔ "معلم بالغاں" میں اس امر کی کوشش کی گئی ہے کہ بالغوں کی تعلیم کے چند اہم اور ضروری اصولوں کو یک جا کرکے ایسے حضرات کی خدمت میں پیش کیا جائے جو اس اہم انسانی خدمت کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔ کاش بالغوں کے معلمین اس میں کوئی کام کی بات پاسکیں!

میں اپنے شفیق استاذ جناب مولوی سجّاد مرزا صاحب پرنسپل عثمانیہ ٹریننگ کالج بلدہ کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے نہ صرف بعض اہم مسائل کے سلجھانے میں اپنے قیمتی مشوروں سے میری مدد فرمائی بلکہ اس کتاب کی تکمیل انہی کی ہمت افزائی کا نتیجہ ہے۔

جناب نواب مولوی میر احمد علی خاں صاحب لکچرار عثمانیہ ٹریننگ کالج بھی میرے شکریہ کے مستحق ہیں جن کی رہنمائی ہمیشہ میرے شامل حال رہی۔

خوشی کی بات ہے کہ حیدرآباد میں بھی ایک ایسا ادارہ ہے جو اپنی دوسری قابل قدر مصروفیات کے علاوہ بالغوں کی تعلیم میں سرگرم عمل ہے۔ ادارہ ادبیات اُردو اور اس کے قابل صدر جناب ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور اس میدان میں اپنی کوششوں کے لئے خاص طور پر ممتاز ہیں۔ یہ کتاب اپنی طباعت کے لئے ان کی مرہونِ منت ہے جس کا میں تہ دل سے شکر گزار ہوں۔

سید زاہد حسین

# فہرست مضامین

# بالغوں کی تعلیم کی اہمیت

تعلیمِ بالغان تعلیمیات کا ایک ایسا شعبہ ہے جس کی کوئی جامع تعریف معین الفاظ میں نہ اب تک کی گئی ہے اور نہ شاید آئندہ کی جا سکے۔ مختلف ممالک نے اپنی تعلیمی حالت کے مدنظر اس تحریک کا مختلف مفہوم لیا ہے۔ ایسے ممالک میں جہاں ابتدائی تعلیم ملک سے ناخواندگی اور جہالت کو دور نہ کرسکی اور جہاں آبادی کا بڑا حصہ ناخواندہ ہے تعلیم بالغان کا مفہوم یہ لیا جاتا ہے کہ ایسے تمام افراد کو جن کی عمر ۱۴ سال سے متجاوز ہے خواندگی کی تعلیم دی جائے اس کے برخلاف ترقی یافتہ ممالک میں تعلیم بالغان کے ذریعہ عام افراد میں زندگی کی نشو و نما کی جاتی ہے اور ان میں عام روشن خیالی پھیلائی جاتی ہے۔

**ہندوستان میں بڑھتی ہوتی جہالت** ہندوستان میں بالغوں کی تعلیم کا مسئلہ نہایت پیچیدہ اور اہم بن گیا ہے۔ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے لحاظ سے ہندوستان کی مجموعی آبادی (۳،۵۳،۰۰۰،۰۰۰) ہے۔ مردوں کی تعداد بہ نسبت عورتوں کے بہت زیادہ ہے بلحاظ آبادی خواندہ اشخاص کا (اوسط ۹ء۵) فی صد ہے۔ خواندہ عورتوں کا اوسط اور بھی کم یعنی (۰ء۶) فی صد ہے۔ جب ہم اپنی ریاست ابد مدت پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم اور بھی مایوس ہو جاتے ہیں۔ گزشتہ مردم شماری کے لحاظ سے مملکتِ آصفیہ کی آبادی ۱،۴۴،۳۶،۱۴۸ ہے خواندہ اشخاص کا اوسط (۴ء۱) فی صد ہے۔ خواندہ مردوں کی تعداد (۷ء۲) فی صد

اور خواندہ عورتوں کی تعداد ( ۹ ء ) فی صدی۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں ہندوستان کی مجموعی آبادی (۳۱ء۹۰،۰۰،۰۰۰) تھی اور خواندہ اشخاص کا اوسط (۸ء۲) فی صد تھا۔ جب سنہ ۱۹۲۱ء اور سنہ ۱۹۳۱ء کے اعداد کا مقابلہ کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ بلحاظ اضافہ آبادی خواندہ اشخاص کی تعداد میں بہت کم اضافہ ہوا ہے جس کے معنیٰ یہ ہیں کہ ناخواندہ لوگوں کی تعداد میں الٹا اور اضافہ ہوگیا۔ خواندگی کی اس رفتارِ معکوس نے ایک پریشان کن صورت اختیار کرلی ہے۔ دنیا میں جس قدر ناخواندہ لوگ آباد ہیں ان کا ایک تہائی حصّہ ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔ ایک ایسا ملک جس کی (۹۰) فی صدی آبادی جہالت اور افلاس کی وجہ پستی کی طرف مائل ہو کبھی ترقی کی دوڑ میں آگے نہیں بڑھ سکتا۔ ہندوستان کی ۱۰ فی صدی آبادی جو تعلیم یافتہ کہلائی جاسکتی ہے۔ اپنے تمدن اور کلچر کو برقرار رکھتے ہوئے حقیقی طور پر اُس سے استفادہ نہیں کرسکتی جب کہ (۹۰) فی صدی افراد اپنی جہالت اور افلاس کی وجہ سے ترقی کی راہ میں سدِ سکندر بنے ہوئے ہیں۔ عام طور پر قوم کی حالت ایسی ناگفتہ بہ ہے اور اتنے اصلاحات کی ضرورت ہے کہ قوم کا ایک ایک نوجوان اس کارِ ثواب کے لئے اپنی زندگی وقف کرسکتا ہے۔ رسوم قبیحہ، حفظانِ صحت سے بے خبری، مفت خوری، فضول خرچی کا مرض جس نے قوم کو تباہ کردیا ہے۔ توہم پرستی جس نے عقل سے کام لینا روک رکھا ہے۔ کمزور اخلاق جن کے باعث عوام میں اکثر سرکشی اور ہٹ دھرمی

پائی جاتی ہے یا پھر خوشامد اور بزدلی کے غلامانہ اوصاف یہ اور بیسیوں اور کمزوریاں ہیں جو قوم کو گھن کی طرح کھائے جاتی ہیں۔ ان باتوں کو یہ کہہ کر ٹال دینا کہ یہ معمولی باتیں ہیں سخت غلطی ہے۔ روزمرہ کی ان چھوٹی چھوٹی باتوں کا قومی سیرت پر زبردست اثر پڑتا ہے اور انھیں اہم نہ سمجھنا محض جہالت اور پستی کی نشانی ہے۔

آبادی کا کثیر حصہ نہ صرف ناخواندہ ہے بلکہ اپنی جہالت کی وجہ سے بہت جلد دوسروں کے حلقۂ اثر میں آجاتا ہے۔ جاہل افراد کو مختلف لوگ نہایت آسانی سے اپنا آلۂ کار بنالیتے ہیں چنانچہ جب کبھی سیاسی فضا کو مکدر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو خود غرض اور چالاک افراد عوام کی جہالت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ آج کل ترقی یافتہ ممالک میں بھی قومی سماجیت کے تحت "کلّی حکومتیں" جس طرح عوام کی جہالت سے فائدہ اٹھارہی ہیں وہ اظہر من الشمس ہے۔ علاوہ ازیں جہالت اور افلاس میں گہرا تعلق ہے۔ ہمارا ملک جاہل ہے اس لئے کہ ہماری معاشی حالت بہت پست ہے اور معاشی حالت اس لئے پست ہے کہ ہمارا ملک جاہل ہے۔ بالغوں کی تعلیم کو اس خیال کے تحت بھی کافی اہمیت دی جارہی ہے کہ معاشی خودمختاری حاصل کی جائے۔ معاشی خودمختاری اطمینان قلب کے لئے ضروری ہے اور بغیر اطمینان قلب نہ تو ذہنی ترقی ممکن ہے اور نہ کوئی شخص اپنے پیشہ میں خاطر خواہ ترقی کرسکتا ہے۔ معاشی ترقی حاصل کرنے کے لئے ملک کا خواندہ ہونا ضروری ہے۔

# ناخواندہ بالغوں کی عام نفسی خصوصیات

**سیاسی، سماجی اور معاشی ماحول کے اثرات** ملک کو خواندہ بنانے کے لئے جو ذرائع اختیار کئے جائیں ان میں ناخواندہ سن اشخاص کی نفسیات کا خیال رکھنا ضروری ہے تعلیم کا یہ ایک مسلّمہ اصول ہے کہ طریقۂ تعلیم متعلّمین کی نفسیات کے مطابق ہونا چاہئے۔ جب بچّوں کی تعلیم میں ان کی نفسیات کا خیال رکھنا ضروری ہے تو بالغوں کی تعلیم میں ان کی نفسیات کا خیال رکھنا اور بھی ضروری ہے۔ بچّوں کی تعلیم میں ان کی نفسیات کا لحاظ رکھے بغیر ایک حدتک جبر و تشدّد کے تحت کام لیا جاسکتا ہے لیکن بالغوں کی صورت میں یہ قطعی ناممکن ہے۔ بالغ افراد صرف اس وقت تعلیم کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جب ان کی دلچسپیوں اور ضروریات کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہو۔ ملک میں خواندگی کی مہم کے آغاز سے پہلے ضروری ہے کہ ناخواندہ بالغوں کی نفسیات کا گہرا مطالعہ کیا جائے اور طریقۂ تعلیم ایسا اختیار کیا جائے جو اُن کی نفسیات کے عین مطابق ہو۔

**ہندوستانی کسان** عمرانیات میں پیشہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے جرمنی کے ایک مشہور ماہر معاشیات فریڈرک لسٹ کا قول ہے کہ جن قوموں کا پیشہ صنعت وحرفت ہے یعنی جن قوموں کے افراد کی زیادہ تعداد صنعت وحرفت کے ذریعہ روزی کماتی ہے روشن خیال، ترقی پسند اور جدّت پسند ہوتی ہیں اور وہ قومیں جو زراعت پیشہ ہوں یعنی جن کی قابل لحاظ تعداد زراعت کے ذریعہ روزی پیدا کرتی ہو تنگ نظر،

قدامت پسند اور قسمت پرست ہوتی ہیں۔ ممکن ہے کہ لیسٹ کے بیان میں کسی قدر سختی اور قطعیت ہو لیکن اس میں شک نہیں کہ دنیا کی تاریخ اور موجودہ قوموں کی سیرت اور کردار سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔
ہندوستان زرعی ملک ہے اور یہاں کی آبادی کا ۷۵ فی صد حصہ زراعت ہی کے ذریعہ روزی پیدا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستانی کسان اپنی قدامت پسندی، قسمت پرستی اور تنگ نظری کے لئے ضرب المثل ہے۔
ہندوستان صدیوں سے محکومیت اور جبر و تشدد کا شکار رہا ہے۔ پشت ہا پشت سے ایک حالت پر قائم رہنے کی وجہ سے رسم و رواج کی آہنی زنجیروں نے عوام کے دل و دماغ کو بُری طرح جکڑ دیا ہے۔ ان کے دلوں سے ترقی کی امنگ محو ہوگئی۔ کاشتکاروں کا گروہ زمینداروں کے ہاتھوں اس قدر بے بس ہوگیا کہ ان کو اپنا اَن داتا سمجھنے لگا۔ ان کی اطاعت اور ناز برداری کرتے کرتے اور ان کی سختی اور چیرہ دستی سہتے سہتے آزادی اور خود مختاری کے جذبات مردہ ہوگئے۔ حقوق کا احساس زائل ہوگیا۔ خود اپنی نظر سے گر گئے اور اس حالت پر افسوس کرنے کا خیال تک دل میں نہیں گزرتا۔ اپنی پیدائش کا منشاء دوسروں کی اطاعت اور خدمت گزاری میں ادنیٰ قسم کی زندگی بسر کرنا سمجھ بیٹھے۔ دماغ کی اعلیٰ قابلیتیں ناکارہ ہوگئیں اور پاکیزہ جذبات زائل ہوگئے۔
**ہندوستانی مزدور** ہندوستانی مزدور دیگر ممالک کے مزدوروں کے مقابلہ میں غریب ہے اور ادنیٰ معیار زندگی پر قانع ہے۔ اگر اُسے پیٹ بھر روٹی اور تن

ڈھکنے کو کپڑا میسر آجائے تو اُسے بہت غنیمت سمجھتا ہے۔ جہالت کی وجہ سے اولوالعزمی اور کاروباری اُمنگ مفقود ہے وہ دن بھر کی محنت اور مزدوری کے بعد شام کو کثیف اور تنگ جھونپڑیوں میں پڑا رہنا گوارا کرتا ہے۔ اس کا معیار زندگی محدود ہے۔

**اچھوت اقوام** ملک سے چھوت چھات کی لعنت کو دور کرنے کی بڑی کوشش کی جارہی ہے۔ اس مقصد کے تحت رہنمایانِ قوم نے پریس اور پلیٹ فارم کے ذریعہ بہت کچھ کام انجام دیا ہے۔ اُن کو تھوڑی بہت کامیابی بھی حاصل ہوئی لیکن یہ کامیابی نہ تو مستقل اثر رکھتی ہے اور نہ دسعت کے لحاظ سے اس کو کوئی اہمیت دی جاسکتی ہے۔ اس ناکامیابی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اعلیٰ ذات کے طبقوں نے صدیوں سے ان کے ساتھ جو جبر و تشدّد روا رکھا ہے اُس نے اچھوتوں کی نفسی کیفیت کو اس درجہ پست کردیا ہے کہ اُن کے تمام اعلیٰ احساسات مردہ ہو چکے ہیں۔ جہاں کہیں اچھوتوں کو کچھ حقوق ملے ہیں وہ خود اُن کی ذاتی جد وجہد کا نتیجہ نہیں بلکہ ان کا انحصار محض اعلیٰ ذات کے طبقوں کے رحم و کرم پر ہے۔ کہ انھوں نے لیڈروں کی شخصیت سے متاثر ہوکر اچھوتوں کو کچھ حقوق دینا بادل ناخواستہ منظور کرلیا۔ اس طبقہ کے کردار میں وہ تمام نفسی خصوصیات نمایاں پائی جاتی ہیں جو جبر و تشدّد کی لازمی پیداوار ہیں۔ ان کے اکثر رسم و رواج ناقابل تشریح ہیں۔ اچھوتوں کے بعض ادنیٰ طبقے مردار کھاتے ہیں اور چوہوں اور بلیوں تک کو نہیں چھوڑتے۔ اکثر

ان لوگوں کو کسی کھیت میں گدھوں کی طرح کسی مرے ہوئے جانور کا
گوشت نوچتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ اگر تھوڑے فاصلے سے اس منظر کو
دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ غلاظت کے ڈھیر پر مکھیاں بھنبھنا رہی
رہی ہیں۔ یہ لوگ عام طور پر نشے کے بہت عادی ہوتے ہیں۔ حالت
نشے میں ان سے جو جو مذموم حرکات سرزد ہوتی ہیں وہ ناقابلِ بیان
ہیں۔ تیرو تہوار کے موقعوں پہ ان کی بستی میں شاید ہی کوئی آدمی ایسا ملے
جو نشہ میں بدمست نہ ہو۔ چوری، جوا، گالی گلوچ اور مخرب اخلاق
جنسی تعلقات اِن کے کردار کی نمایاں خصوصیات ہیں اور پھر لطف یہ
ہے کہ وہ اپنی اس پست حالت پر قانع ہیں۔ اُن کے دل میں یہ خیال
پیدا ہی نہیں ہوتا کہ وہ بھی آخر انسان ہیں اور اُن کو دنیا کی مسرتوں سے
جائز طور پر لطف اندوز ہونے کا ایسا ہی حق حاصل ہے جیسا کہ کسی دوسرے
کو۔ کردار کی اِن خصوصیات کو اکثر حیاتیاتی فرق اور کمتری کا نتیجہ سمجھا جاتا ہے۔
لیکن ماہرانِ نفسیات بعض دوسرے ارکان کو اس حالت کا ذمہ دار
قرار دیتے ہیں چنانچہ جے، ڈی ہملٹن اپنی کتاب "این انٹروڈکشن
ٹو آبجیکٹیو سائیکوپیتھالوجی" کے صفحہ ۸۲ پر اس حالت کی تشریح کرتے ہوئے
لکھتے ہیں کہ :- کردار کی ان خصوصیات کو سمجھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ
ان محرکات کا مطالعہ کیا جائے جو متواتر کردار پر انداز ہوتے رہتے ہیں اور
فرد کے لئے عام طور پر یہ ناممکن ہوتا ہے کہ وہ اِن محرکات کو قبول نہ کرے
اس کے لئے ان محرکات کے خلاف ردِ عمل اس وجہ سے ناممکن ہوتا ہے کہ اسے ہمیشہ بزور دبا دیا گیا

رہتا ہے کہ مخالفت کی صورت میں اُسے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔
اَن پڑھ بالغ افراد میں کمتری کا احساس بہت غالب پایا جاتا ہے مثلاً ناخواندہ بالغوں کا یہ خیال کہ اُن میں اب پڑھنے کی صلاحیت باقی نہیں رہی اِسی احساس کمتری کا نتیجہ ہے اور یہ خیال اس قدر عام اور پختہ ہوگیا ہے کہ یہ فقرہ کہ "کہیں بڈھے طوطے بھی پڑھے ہیں" ہر شخص کی زبان پر جاری ہے۔ یہی احساس کمتری ان کی ذہنی، اخلاقی اور جسمانی تباہی کا باعث ہے۔ شک وشبہات، خوف، پست ہمتی اور منفی ہیجانات ان کو کبھی آگے نہیں بڑھنے دیتے۔ جب وہ دوسروں کو ترقی کرتے دیکھتے ہیں تو اُن کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ان کی ذات میں وہ خوبیاں موجود نہیں جو دوسروں میں پائی جاتی ہیں۔ اس صورت میں یا تو کمتری کا احساس ان کے دل میں دن بدن پختہ ہوتا جاتا ہے اور ان کی قوت ارادی دن بدن کمزور ہوتی جاتی ہے اور نفسی توازن درہم برہم ہوجاتا ہے یا پھر وہ اس صورت حال کا اپنی سمجھ کے موافق کوئی آسان حل تجویز کر لیتے ہیں اور جس قدر اُن کے خیال کی تردید کی جائے اُتنا ہی سختی سے وہ اِس پر اڑے رہتے ہیں۔ یہ دونوں چیزیں بالغوں کی تعلیم میں بڑی رکاوٹ پیدا کر دیتی ہیں اور تا وقتیکہ خاص تدابیر اختیار نہ کی جائیں کامیابی مشکل ہوجاتی ہے۔

# تعلیم کے متعلق ناخواندہ مُسن اشخاص کی نفسیات

سطور بالا میں معاشی، سیاسی اور سماجی ماحول کے اُن اثرات کا مختصراً ذکر کیا گیا ہے جن کے تحت ہمارے ملک کے ناخواندہ طبقے کے افراد کی سیرت اور کردار کی تعمیر ہو رہی ہے۔ ماحول سے نفس پر جو اثرات پڑتے رہتے ہیں وہ شخصیت کو ایک خاص سانچے میں ڈھال دیتے ہیں بالغ افراد زندگی کے تمام تجربات کو اپنی اس مخصوص نفسی عینک سے دیکھتے ہیں ان کی دلچسپیاں ایک خاص راستہ اختیار کرلیتی ہیں اور اس طرح وہ ایک خاص شخصیت کے مالک ہو جاتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اِن حالات کے تحت ناخواندہ بالغوں میں خواندگی کی تعلیم حاصل کرنے کی صلاحیت کس حد تک پائی جاتی ہے۔ بالغ افراد میں بعض نفسی خصوصیات ایسی پائی جاتی ہیں جو حصول خواندگی میں ان کی مزاحمت کرتی ہیں اور بعض باتیں ایسی پائی جاتی ہیں جن کی وجہ سے ان کو بچوں پر فوقیت حاصل ہوتی ہے۔

**زیادتی عمر کے اثرات** | عمر کی زیادتی کے ساتھ ساتھ جسم میں چند تبدیلیاں واقع ہونے لگتی ہیں ان تغیرات کا انحصار بڑی حد تک ملک کی آب و ہوا، لوگوں کی طرز معاشرت، ان کی غذا اور نسلی خصوصیات وغیرہ پر ہوتا ہے۔ ہندوستان ایک وسیع ملک ہے جہاں مختلف نسلیں آباد ہیں جن کا طرز

معاشرت مختلف ہے۔ اس لئے زیادتی عمر سے جو اثرات جسم اور دماغ پر مترتب ہوتے ہیں ان کا مختلف ہونا ضروری ہے لیکن ناخواندگی اور عام جہالت دو ایسے ارکان ہیں جن کا اثر ہر جگہ نمایاں نظر آتا ہے۔ مغربی ممالک میں عام طور پر چالیس سال کی عمر پر پہنچنے کے بعد بھی جسمانی اور ذہنی قویٰ میں انحطاط کے آثار بہت کم پائے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں جہالت کی وجہ سے عام طبقوں کے افراد کے جسمانی قویٰ میں چالیس سال کی عمر کے بعد عموماً انحطاط شروع ہونے لگتا ہے۔ بصارت کمزور ہونے لگتی ہے۔ سماعت متاثر ہو جاتی ہے۔ عضلات میں سختی پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے صحیح تلفظ ادا کرنے اور لکھنے میں دقت پیش آنے لگتی ہے۔ جسم کے مختلف غدود اصول حفظان صحت کی عدم پابندی اور غیر متوازن غذا کی وجہ سے اپنا کام ٹھیک طور پر ادا کرنے کے قابل نہیں رہتے جس کی وجہ سے عموماً حافظہ کمزور ہو جاتا ہے اور کسی نئے مسئلہ پر غور و خوض کرنے اور اس کو اچھی طرح سمجھنے کی صلاحیت میں اکثر کمی واقع ہو جاتی ہے۔ بالغوں کی تعلیم میں اُن کی اِن کمزوریوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ اس کے برخلاف زمانہ طفولیت میں جب کہ خلایا کی کافی نشو و نما نہیں ہوتی اور اُن کے ریشے ابھی پھیلنے نہیں پاتے بچہ سنجیدہ تفکری اعمال اور اعلیٰ شعوری کیفیات کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ صرف زمانہ بلوغ ہی میں اُن کی نشو و نما کی تکمیل ہوتی ہے اور اسی وقت وہ اعلیٰ قسم کے غور و فکر کا اہل ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر تھارن ڈائک

زیرنگرانی ۱۹۲۷ء میں کولمبیا یونیورسٹی میں جو تجربات کئے گئے اُن سے پتہ چلتا ہے کہ علم حاصل کرنے کی صلاحیت میں ۲۲، ۲۳، ۲۴ سال کی عمر تک اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ ۲۵ سال کی عمر کے بعد اس میں عام طور پر انحطاط شروع ہونے لگتا ہے۔ ۲۵ سے ۴۵ سال کی عمر تک کے بالغ اشخاص بچوں سے مقابلہ میں جلد کوئی چیز سیکھ سکتے ہیں۔

حیات شاعرہ کے تمام افعال نفس شعوری اور نفس تحت الشعوری کے زیر اثر انجام پاتے ہیں۔ ماحول سے جس قدر اثرات نفس پر مترتب ہوتے ہیں وہ سب نفس تحت الشعور میں محفوظ رہتے ہیں۔ سابق تلخ تجربات اور ناخوش گوار واقعات کی یاد بھول جانے کی کوشش کے باوجود حافظہ کے ذریعہ اکثر تازہ ہوتی ہے اور اس طرح نفس شعوری اور نفس تحت الشعور میں کش مکش پیدا ہو جاتی ہے جس سے کردار بُری طرح متاثر ہو جاتا ہے۔ نفس شعوری میں اگر اصلاح اور ترقی کا کوئی خیال پیدا ہوتا ہے تو فوراً نفس تحت الشعور سابقہ ناکامیابیوں اور بے بسی کی تصویر پیش کر دیتا ہے اور شعور نفس کو مجبوراً اپنے ارادے سے باز رہنا پڑتا ہے اس طرح قوت ارادہ کمزور ہو جاتی ہے اور کمتری کا احساس دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔

**بچوں اور بالغوں کی نفسیات میں فرق** | بالغوں میں نکتہ چینی کا مادہ زیادہ پایا جاتا ہے وہ ہر چیز کو اپنے نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں اور مدرس کی رائے اور اس کے پیش کردہ مواد اور طریقہ پر اعتراض کرنے میں ذرا بھی دریغ نہیں کرتے۔ بچوں کے مدرسہ میں مدرس کو اِس مشکل کا سامنا کرنا نہیں پڑتا

بلکہ وہاں تو بچوں میں اس عادت کے پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی
ہے۔ اس نکتہ چینی کی ایک بڑی وجہ تو اُن کی قدامت پسندی اور دوسری
اُن کا احساسِ کمتری ہے۔ پہلی وجہ کے تحت وہ کسی نئی چیز یا خیال
کو قبول کرنے میں نہ صرف پس وپیش کا اظہار کرتے ہیں بلکہ اپنی پوری قوت
سے اُس پر اعتراضات کی بھرمار شروع کر دیتے ہیں اور دوسری وجہ کے
تحت وہ انانیت کے ذریعہ اپنی کم علمی اور جہالت پر پردہ ڈالنے کی کوشش
کرتے ہیں اور اپنے اعتراضات سے مدرس پر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ
وہ اُس سے کسی طرح کم نہیں۔ ناتجربہ کار مدرس ناخواند بالغوں کے اس
طرزِ عمل سے بہت پریشان ہو جاتا ہے۔ ناخواندہ بالغوں میں حصولِ علم
کا شوق بہت کم پایا جاتا ہے۔ ناخواندہ بالغ طلباء کا یہ خیال کہ وہ کسی طرح
دوسروں سے کم نہیں ان کے حصولِ علم کی صلاحیت میں اور بھی کمی کر دیتا
ہے چونکہ وہ دوسروں کو اپنے سے بہتر نہیں سمجھتے اس لئے تدریس سے
انھیں تنفر پیدا ہو جاتا ہے اور ان میں ذہنی انفعالیت پیدا ہو جاتی ہے۔
ایک اور چیز جو بالغوں کو ابتدائی تعلیم حاصل کرنے میں مانع ہوتی ہے
وہ ان کی دلچسپیوں کی نوعیت ہے۔ بالغوں کی دلچسپیاں صرف اُن ہی
چیزوں سے وابستہ ہوتی ہیں جن سے ان کی خواہشات کی تکمیل ہوتی
ہو۔ انھیں متقرون اشیاء سے جو اُن کی ضروریات کی تکمیل میں ممد
ومعاون ہوں۔ زیادہ دلچسپی ہوتی ہے۔ رسمی تدریس کا مواد اُن کی فوری
ضروریات کی تکمیل میں مد نہیں دیتا اور اس لئے وہ ان کی دلچسپی کا باعث

نہیں ہوتا۔
بچّوں کی ابتدائی تعلیم میں مدرس بڑی حدتک سزا کے خوف، انعام کے لالچ اور ریس کے ذریعہ کامیابی حاصل کرسکتا ہے لیکن بالغوں کی صورت میں اِن ترکیبوں سے کام نہیں لیا جاسکتا۔ نہ تو انعام کا لالچ ان کی دلچسپیوں کو روک سکتا ہے اور نہ سزا کے خوف سے اُن کو کام کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔ بالغ طلبہ میں عام طور پر اپنے ہم جماعت سے سبقت لیجانے کی خواہش ہی نہیں پائی جاتی۔ خود نمائی کے اظہار کے لئے اُن کو اور بہت سے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں بالغ طلبہ کی نظروں میں مدرس کی وہ شخصیت نہیں ہوتی جو بچوں کی نظروں میں ہوتی ہے۔ بچوں کی نظروں میں مدرس کا درجہ والدین کے درجے کے برابر ہوتا ہے اور اس لئے مدرس اپنی شخصیت سے ان کو بہت کچھ متاثر کرسکتا ہے۔ برخلاف اس کے بالغ طلبہ کی نظروں میں مدرس کا درجہ مزدور کے برابر ہوتا ہے جو تعلیم کے ذریعہ اپنا پیٹ پالتا ہے۔ پس بالغوں کا معلم اپنی شخصیت سے وہ کام نہیں لے سکتا جو بچوں کو پڑھانے کی صورت میں لے سکتا ہے۔
ناخواندہ بالغ افراد کی نظروں میں ابتدائی تعلیم کے نصاب کی کوئی قدروقیمت نہیں ہوتی عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ایک ناخواندہ بالغ خواندگی کی طرف صرف اس وقت توجہ کرتا ہے جب اُسے یہ معلوم ہوجائے کہ اس کی ترقی یا آئندہ بہبودی کے لئے پڑھنا لکھنا سیکھ لینا ضروری ہے۔ ابتدائی تعلیم اُس کی روزمرہ کی زندگی سے قطعی بے تعلق معلوم ہوتی ہے اور زندگی کی

کش مکش میں اُس کی کوئی رہنمائی نہیں کر سکتی۔ بالغ افراد اُن ہی چیزوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن کی کمی اور ضروریات کا ان کو احساس ہو۔ چونکہ ابتدائی تعلیم کا تعلق ناخواندہ بالغوں کی اُن تحریکات سے نہیں ہوتا جو اس زمانہ میں پیدا ہو جاتی ہیں لہذا بالغ ناخواندہ افراد کو رسمی تدریس کے مواد سے کوئی دلچسپی پیدا نہیں ہوتی۔ ناخواندہ بالغ افراد کے اس مخالفانہ رویہ کی وجہ سے اُن کو تعلیم دینے کا کام اور بھی دشوار ہو جاتا ہے۔

ناخواندہ بالغوں کی جماعت میں ہم آہنگی نہیں پائی جاتی۔ بچّوں کی جماعت میں انفرادی اختلافات بہت کم پائے جاتے ہیں۔ بچّوں کے تجربات بہت محدود ہوتے ہیں اس لئے اِن کی جماعتیں بہت زیادہ مختلف العناصر نہیں ہوتیں برخلاف اس کے بالغوں کے مختلف تجربات اِن کی فطری ذہنی صلاحیتوں میں اور بھی اختلافات پیدا کر دیتے ہیں۔ بالغوں کی جماعت میں مختلف عمر، مختلف فطری صلاحیتوں اور اکتسابی مہارت رکھنے والے افراد پائے جاتے ہیں جن کی دلچسپیاں اور جن کی وسعت نظر میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے۔ بالغوں کے مدرسین کو اپنی جماعت کے طلبہ کو مختلف ٹولیوں میں منقسم کر دینا پڑتا ہے اور ہر ٹولی کو علٰحدہ علٰحدہ توجہ دینا پڑتی ہے۔ اس صورت میں ترقی کی رفتار لازماً سست ہوتی ہے اور یہ چیز بالغ طلبہ کی ہمت شکنی کا باعث بن جاتی ہے۔

گو ناخواندہ بالغوں کی تعلیم کا نصاب ابتدائی مضامین ہی پر مشتمل ہوگا
نکہ ہمارا پہلا مقصد ملک کو خواندہ بنانا ہے لیکن پرائمری مدارس کا نصاب
یۃ عمر والوں کے لئے دلچسپی کا باعث نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ بیان کیا جاچکا
ہے تعلیم میں متعلمین کی دلچسپیوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے اور چونکہ بالغوں
ا دلچسپیاں بچوں کی دلچسپیوں سے مختلف ہوتی ہیں اس لئے بچوں کا نصاب
غوں کے لئے دلچسپی کا باعث نہیں ہوسکتا۔ جس طرح ایک بالغ تعلیم یافتہ
ص بچوں کی کتابوں میں اپنے لئے کوئی دلچسپی نہیں پاتا ٹھیک اسی طرح
ب بالغ ناخواندہ کو بھی اِن کتابوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ ناخواندہ
غ افراد کا زاویہ نگاہ خواندہ بالغ افراد کی طرح بچوں کے زاویہ نگاہ سے
لف ہوتا ہے۔ اُن کے سامنے زندگی کے پیچیدہ مسائل پیش رہتے ہیں اور
م طور پر اپنی مفلسی کی وجہ سے بھوک اور دکھ درد کی تکالیف سہتے سہتے ان
دں میں زندگی کے حقیقی مسائل کا مقابلہ کرنے کی رغبت زیادہ ہوتی ہے
ؤاندہ بالغ افراد کو بھی مسائل حاضرہ سے بڑی دلچسپی ہوتی ہے اور ایسے
ائل پر گفتگو کرنے کے لئے وہ بڑی خوشی سے تیار ہوجاتے ہیں۔ پس
ؤاندہ بالغوں کی تعلیم میں ان سب باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔
لیم ایسی ہو جو اُن کی ضروریات کی تکمیل میں ممد و معاون ہو۔ ورنہ
ہ پڑھنے لکھنے میں کوئی دلچسپی نہ لیں گے۔

ابجد خوانی کی تعلیم کے علاوہ یہ ضروری ہے کہ ناخواندہ بالغوں
دلچسپ اور مفید معلومات بہم پہنچائی جائیں تاکہ وہ اس کو اپنی ذات

کے لئے مفید اور کارآمد بنا سکیں۔ تعلیم بالغاں کی تحریک کا یہ مقصد ہونا
چاہئے کہ ناخواندہ بالغ افراد کو نہ صرف خواندہ بنایا جائے بلکہ ساتھ ہی ساتھ
ان کے تمدن میں کافی اضافہ کیا جائے تاکہ وہ اپنے پیشہ کو بہتر طور
پر انجام دے سکیں اور بحیثیت شہری ہونے کے جو فرائض ان پر عاید
ہوتے ہیں ان کو بجا لائیں۔

## ناخواندہ بالغوں کو تعلیم کی طرف متوجہ کرنیکی ضرورت

**پرچار کی اہمیت**

ناخواندہ بالغوں کی نفسیات کے مدنظر سب سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ اُن کو تعلیم کی اہمیت سے واقف کرایا جائے
اور ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں کہ وہ تعلیم حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہو سکیں
تعلیم بالغاں کی اشاعت کے لئے پرچار کی ایسی ہی ضرورت ہے جیسا کہ تجارتی
اور کاروباری دنیا ہیں۔ تعلیم کی مانگ پیدا کرنے کے لئے اشتہار بازی کی
ایسی ہی ضرورت ہے جیسا کہ تجارت میں کسی چیز کی مانگ پیدا
کرنے کے لئے۔ دونوں صورتوں میں پرچار اور اشتہار بازی کا
صرف یہی مقصد نہیں ہوتا کہ اس چیز سے لوگوں کو دلچسپی
پیدا کرائی جائے بلکہ اہم مقصد یہ ہوتا ہے کہ عوام کے
کردار کو متاثر کیا جائے۔ اس کی ایک دلچسپ مثال پیش کی جاتی ہے
شمالی جرمنی میں جتنے ماہی گیر تھے اُنھوں نے محسوس کیا کہ اُن کا کاروبار
بتدریج مگر یقینی طور پر پست ہوتا جا رہا ہے۔ جتنی مچھلیاں وہ پکڑ کر لاتے

ہیں وہ بدقت اور نسبتاً بہت کم منافع پر بیچنا پڑتی ہیں۔ اُن کی ایک انجمن بھی تھی۔ اس انجمن نے خیال کیا کہ مچھیروں کی آمدنی بڑھانا ہے تو مچھلیوں کی مانگ میں اضافہ پیدا کیا جائے۔ جب مچھلیوں کی مانگ زیادہ ہوگی تو خود بخود بیوپاری اُن کو فراہم کرکے رکھیں گے اور کسی نہ کسی مچھلی والے کو روزی ملے گی لہذا انھوں نے پبلک سے اپیل کی،۔
اشتہار بازی کے لئے ایک چلتے ہوئے جملے کا گراں قدر معاوضہ پیش کیا۔ کسی غیر معروف مصور کو ایک بہت ہی موثر جملہ سوجھا۔ بالآخر اُسی کو یہ انعام ملا۔ اُس نے ایک پوسٹر بنایا جس میں مچھلی کو سطح آب سے ذرا نکلتا ہوا دیکھا یا گیا تھا اس کا بقیہ حصہ پانی کے اندر جھلکتا ہوا نظر آرہا تھا اس کے نیچے صرف تین لفظ لکھے ہوئے تھے:۔

"زیادہ مچھلیاں کھاؤ"

تصویر اور لفظوں کے ذریعہ ان پوسٹروں کو دیکھنے اور پڑھنے والوں پر ایک سحر کیا گیا تھا گویا مچھلی خود اُن سے مخاطب ہے۔ پرچار اور اشتہار بازی کو عوام کی سیرت کے ڈھالنے سنوارنے اور بگاڑنے میں بڑا دخل ہے۔

کامیابی کے لئے کن باتوں کی ضرورت ہے؟ صرف یہی کافی نہیں کہ پرچار کے ذریعہ تعلیم بالغاں سے ایک مبہم اور عام دلچسپی پیدا کی جائے بلکہ پرچار کی کامیابی کا اندازہ اُن ناخواندہ بالغ افراد کی تعداد سے لگایا جائے جو خواندگی کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے تیار ہوجائیں۔ پرچار کے لئے دو باتوں

کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:-

(۱) کن لوگوں میں کامیابی کی قوی امید ہے۔

(۲) ابتدائی کوششوں کی نوعیت کیا ہونا چاہئے۔

چونکہ ایسے کاموں کے لئے ذرائع محدود ہوتے ہیں اس لئے کفایت شعاری کو مدنظر رکھنا ضروری ہے ورنہ ممکن ہے کہ غلط پرچار کی وجہ سے محنت اور کوشش رائگاں جائے۔ پرچار کی کامیابی کے لئے یہ ضروری ہے کہ پرچار کرنے والوں کا تعلق اسی طبقہ سے ہو جس طبقہ کے لوگوں میں پرچار کرنا مقصود ہو۔ دیہاتی رقبوں میں کسی مرکزی دیہات کے چند ایسے افراد جنہیں تعلیم اور دیہات سدھار کے کاموں سے دلچسپی ہو ملحقہ دیہات میں کام کرنے کے لئے بخوشی تیار ہو جائیں گے۔ اس خصوص میں نعرہ بازی پوسٹروں اور جلوسوں سے بہت کچھ کام لیا جا سکتا ہے۔ ناخواندہ مسن اشخاص کی ایک خاص خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ انھیں زبانی الفاظ پر وہ اعتماد نہیں ہوتا جو ان تحریری الفاظ پر ہوتا ہے جو ان کو پڑھ کر سنائے جائیں۔ پوسٹروں کے ذریعہ ناخواندہ بالغوں کو بتایا جائے کہ خواندہ ہونا اس لئے ضروری ہے کہ وہ:-

(۱) اپنے عزیز و اقارب اور دوست احباب کو خط لکھ سکیں اور ان کے خط پڑھ سکیں۔

(۲) کاغذات پر انگوٹھا لگانے کے بجائے اپنی دستخط کر سکیں۔

(۳) دستاویزات اور دیگر سرکاری اور کاروباری کاغذات کو خود

پڑھ سکیں اور اس طرح ساہوکار، زمیندار اور وکلاء اور دوسرے لوگوں کے دھوکے میں نہ آسکیں۔

(۴) زراعت اور مویشیوں کے متعلق مفید اور کارآمد معلومات حاصل کرسکیں۔

(۵) قرض سے نجات حاصل کریں اور آئندہ مقروض ہونے سے بچ سکیں۔

(۶) انجمن امداد باہمی، بچوں کی پرورش، غذا اور ابتدائی امداد کے متعلق معلومات حاصل کرسکیں۔

(۷) اپنی آمدنی میں اضافہ کرسکیں۔

(۸) اخبار، قصے کہانیوں کی کتابیں اور مذہبی کتابوں کو پڑھ سکیں۔

(۹) برادری میں اپنی وقعت کو دوبالا کرسکیں۔

(۱۰) اپنے علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچا سکیں۔

(۱۱) صحیح رائے دہندگی کے قابل ہوسکیں۔

(۱۲) دنیا کی ترقی کا ساتھ دے سکیں اور اپنے بچوں کو اپنی مثال اور تربیت سے بہتر بنا سکیں۔

(۱۳) اپنے پیشے کے متعلق ضروری معلومات حاصل کرکے اپنے کاروبار کو عمدہ طور پر انجام دے سکیں۔

(۱۴) زندگی کی مسرتوں سے جائز طور پر لطف اندوز ہوسکیں۔

چھوٹی چھوٹی کتابیں جن میں سیدھی سادی زبان میں بالغوں کے

لئے مفید معلومات درج ہوں خواندہ اشخاص میں اس شرط پر تقسیم کی جائیں کہ وہ ناخواندہ اشخاص کو پڑھ کر سنائیں۔ دیہی رقبوں میں پرچار کے لئے طلسمی فانوس سے بہت کچھ مدد لی جاسکتی ہے۔

**عورتوں میں تعلیم بالغاں کا پرچار**

ملک کی ترقی صرف اس وقت ہوسکتی ہے جب کہ نہ صرف مردوں بلکہ عورتوں میں بھی تعلیم عام ہوجائے اس وقت ہندوستان میں تعلیم نسواں کی حالت بہت گری ہوئی ہے۔ پردہ اور دوسرے رسم و رواج کی وجہ سے پختہ عمر کی عورتوں کی تعلیم کا انتظام آسان نہیں ہے لیکن جب ہم اس مسئلہ کی اہمیت پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کی تعلیم کی طرف توجہ دینا ازبس ضروری ہے۔ تاریخ کے صفحات اس بات کے شاہد ہیں کہ عورتوں کو جب کبھی بھی موقع دیا گیا اُنھوں نے عملی دُنیا میں مردوں کے دوش بدوش کارہائے نمایاں کئے اور ثابت کردیا کہ وہ کسی طرح مردوں سے پیچھے نہیں رہیں۔ عورتوں کو جاہل رکھ کر دنیا کی نصف آبادی کی دماغی قوتوں کو معطل کردینا کہاں کی دانشمندی ہے۔ چولھے ہانڈی کی مسلمہ خدمت کے علاوہ عورتوں کے ذمے دوسرے فرائض بھی ہیں۔ اِن میں سب سے بڑا فرض جوان پر عاید ہوتا ہے وہ بچوں کی صحیح تربیت ہے جو تعلیم کے بغیر ناممکن ہے۔ اب بھی بعض لوگ ایسے موجود ہیں گو اُن کی تعداد انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے جن کا یہ خیال ہے کہ تعلیم عورتوں کو خودسر اور نافرمان بنادیتی ہے تعلیم کے اِن مخالفین سے ادباً عرض ہے کہ اس کی تمام تر ذمہ دار اُن کی

غلط تربیت ہے نہ کہ تعلیم۔ تربیت کی یہ خامیاں سوسائٹی کے حالات پر اتنا گہرا اثر رکھتی ہیں کہ اُن کا صحیح اندازہ مشکل ہے۔ بچپن کے نقوش مٹائے نہیں مٹتے اس لئے یہ فرض تو ماں کا ہوا کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت اس طرح کرے کہ وہ ہمیشہ اس کے فرماں بردار رہیں۔ بچوں کی پہلی تربیت گاہ آغوش مادر ہے۔ ایک جاہل ماں سے یہ توقع رکھنا کہ وہ اپنے بچوں کی خاطر خواہ تربیت کرے گی غلطی نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر عورتیں جاہل رہیں تو مردوں کی تعلیم میں رکاوٹ کا باعث ہوں گی۔ عورتوں میں جب تک جہالت باقی ہے نہ تو وہ مردوں کی رفیق کار بن سکتی ہیں اور نہ ہمارے گھروں کی حالت درست ہوسکتی ہے۔ ایک پڑھی لکھی ماں کبھی اپنے بچے کو علم کے زیور سے محروم نہیں رکھ سکتی۔ تعلیم یافتہ ماں کا بچہ کبھی ناخواندگی کی طرف نہیں پلٹ سکتا۔ جب تک مائیں تعلیم یافتہ نہ ہوں گی ملک سے ناخواندگی کو دور کرنے میں کامیابی نہ ہوگی۔ مولوی محمد سجاد مرزا صاحب پرنسپل ٹریننگ کالج بلدہ نے ۱۹۳۸ء میں آل حیدرآباد ٹیچرز کانفرنس میں اپنے سفر یورپ کے تاثرات بیان فرماتے ہوئے عورتوں کی تعلیم کی اہمیت کو ان الفاظ میں ظاہر فرمایا تھا

"کیا نحیف، مریض اور غمگین عورت کا بچہ تنومند، صحت ور اور خوش مزاج ہوسکتا ہے؟ کیا تنگ خیال عورت کا بچہ روشن خیال ہوسکتا ہے؟ کیا مقید عورت کا بچہ آزاد ہوسکتا ہے؟"

موصوف کے یہ الفاظ ہر صاحب عقل وبصیرت کو دعوت عمل دیتے ہیں

عورتوں کی تعلیم میں رسم پردہ اور کم سنی کی شادی دو زبردست موانع پیش کئے جاتے ہیں لیکن غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان دونوں موانعات کو کسی قدر بے جا اہمیت دی گئی ہے۔ پردہ میں رہ کر بھی عورتیں بڑی حد تک تعلیم حاصل کرسکتی ہیں۔ کمسنی کی شادی کے باوجود اگر عزیز و اقارب چاہیں تو تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا جاسکتا ہے۔ اگر خود عورتوں کو علم حاصل کرنے کا شوق ہو اور ہر پڑھا لکھا شخص اپنی ماں بہن اور بیوی کو پڑھانا اپنا فرض سمجھے اور اس کی اہمیت سے واقف ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ پردہ اور کمسنی کی شادی کے باوجود کوئی عورت علم کی نعمت سے محروم رہ جائے۔ علاوہ ازیں ہر شہر میں خوش حال تعلیم یافتہ خواتین کی کافی تعداد موجود ہے۔ یہ محلہ کی ان پڑھ عورتوں کو جمع کرکے ان کو تعلیم دے سکتی ہیں۔ ناخواندہ بالغ عورتوں کو اس وقت تعلیم کی طرف متوجہ کیا جاسکتا ہے جب خواندگی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اُن کو سوزن کاری، آسان گھریلو صنعتوں اور بچّوں کی پرورش کی تعلیم دی جائے۔ تقاریر، طلسمی فانوس اور جہاں ممکن ہو سینما اور ریڈیو کے ذریعہ عورتوں کی معلومات میں وسعت پیدا کی جائے۔ تعلیم یافتہ عورتوں سے استدعاء کی جائے کہ وہ ایسی کتابیں لکھیں جو عورتوں کے لئے مفید ہوں۔ تمام نسوانی اداروں اور زنانہ کلبوں سے درخواست کی جائے کہ بالغ عورتوں کی تعلیم کے مسئلہ کو آگے بڑھانے میں ممکنہ مدد دیں۔ تمام ایسے اشخاص سے جن کا تعلق تعلیم یافتہ لڑکیوں اور پڑھی

لکھی خواتین سے ہو، استدعا کی جائے کہ وہ اپنے اثرات کو کام میں لاکر ان تعلیم یافتہ لڑکیوں اور عورتوں کو ناخواندہ بالغ عورتوں کو تعلیم دینے کی طرف مائل کریں۔

## طریقۂ تعلیم

**تعلیم میں نفسیات کی اہمیت** جیسا کہ قبل ازیں کہا جاچکا ہے۔ ناخواندہ بالغوں کی تعلیم میں وہ طریقے اختیار نہیں کئے جاسکتے جو عام طور پر بچوں کی تعلیم میں استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ بالغوں کی جن نفسی خصوصیات کا اُوپر ذکر کیا گیا ہے طریق تعلیم میں اُن کا لحاظ رکھنا ازبس ضروری ہے۔ ناخواندہ بالغوں کی تعلیم اُن کی روزمرہ زبان میں ہونا چاہئے۔ کتابی الفاظ کا اثر ہمارے دلوں پر بہت کم ہوتا ہے وہی الفاظ ہم کو بہت متاثر کرتے ہیں۔ جن کو ہم اپنے بچپن سے سنتے آئے ہیں۔ ناخواندہ بالغوں کے لئے جو کتابیں لکھی جائیں اُن میں صرف وہی الفاظ استعمال کئے جائیں جو اُس حلقہ کے عام بالغ افراد اپنی گفتگو میں استعمال کرتے ہیں۔ بول چال کی زبان فاصلے کے ساتھ تھوڑی بہت بدل جاتی ہے پس ضرورت ہے کہ ہر زبان میں ایسے الفاظ کی ایک فہرست تیار کی جائے جس میں وہ تمام الفاظ ہوں جو بالغ افراد اپنی روزمرہ کی زبان میں استعمال کرتے ہیں نیز اِس فہرست میں ان تمام الفاظ کو بھی شریک کیا جائے جن سے ناخواندہ بالغ

افراد کو واقف ہونا ضروری ہو تاکہ وہ اخبار، رسائل اور عام کتب کا
آسانی سے مطالعہ کرسکیں۔ معمولی خواندہ افراد کے ناخواندگی کی طرف
پلٹ آنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عام طور پر جو کتب، اخبار اور رسائل
دستیاب ہوتے ہیں اُن کی زبان اس قدر ادبی ہوتی ہے اور اُن میں
غیر مانوس الفاظ کی ایسی بُہتات ہوتی ہے کہ معمولی خواندہ شخص آسانی
سے نہیں سمجھ سکتا۔ ایسی صورت میں ان کو مطالعہ سے کوئی دلچسپی
نہیں ہوتی لہذا مطالعہ کا شوق رفتہ رفتہ زائل ہوجاتا ہے اور پھر وہ
بہت جلد ناخواندگی کی طرف پلٹ آتا ہے۔

**بالغوں کے مُعلم کے لئے چند اصول** طریقہ تعلیم ایسا ہونا چاہیئے جو کم
سے کم وقت میں بارآور ہوسکے اور بالغ اشخاص محسوس کرسکیں کہ
وہ حقیقی طور پر کچھ سیکھ رہے ہیں جس سے ان کو فائدہ پہنچ رہا ہے ورنہ
بالغوں کی دلچسپی جاتی رہے گی اور صرف یہی نہیں کہ وہ خود تعلیم کی طرف
متوجہ نہ ہوں گے بلکہ دوسرے ناخواندہ بالغوں کو بھی متاثر کردیں گے
خواندگی سکھانے کے اس وقت مختلف طریقے رائج ہیں ان میں سے
فی الوقت کلیدی لفظی طریقے کو زیادہ موزوں خیال کیا جارہا ہے۔
اس طریقے کی مختلف صورتیں ہیں مثلاً لفظی تصویری طریقہ۔
مسلسل لفظی تصویری طریقہ۔ ادارہ ادبیات اُردو حیدرآباد دکن نے
نصاب اُردو دانی کی تکمیل کے لئے جو سلسلہ زیر نگرانی مولوی محمد سجاد مرزا
صاحب تیار کیا ہے وہ حسب ذیل خصوصیات کا حامل ہے :-

(۱) روزمرّہ کی [illegible] کی سے متعلق تصویریں قانون تلازم کے مطابق
[illegible] ان کے ذریعہ الفاظ کی شکلیں ذہن نشین ہو جائیں۔
(۲) ہر لفظ کے بول کو الگ الگ لکھا گیا ہے تاکہ مبتدی کو پڑھنے
[او]ر لکھنے میں سہولت ہو۔
(۳) الفاظ کی تحلیل کر کے حرفوں کی پوری شکلیں اور ان کے جوڑوں
[کی] شکلوں کی وضاحت کی گئی ہے۔
(۴) رسم خط بھی ایسا استعمال کیا گیا ہے کہ حرفوں کی اصلی شکلیں
[حت]ی الامکان اپنی حالت پر قائم رہیں۔
(۵) ذخیرۂ الفاظ کو جملوں میں بار بار استعمال کیا گیا ہے۔
(۶) اس سلسلہ کے دوسرے حصّہ میں نستعلیق کے رسم خط کے قاعدے
[ب]تائے گئے ہیں اور اس کی مشق کرانے کے بعد اِس کتاب کا آخری حِصّہ
[م]روّجہ نستعلیق میں لکھا گیا ہے اور اس طرح لکھنا سکھانے میں سہولت
[پ]یدا کی گئی ہے۔

بالغوں کی تعلیم کے فن نے اب تک قطعیت اختیار نہیں کی ہے
اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مروّجہ طریقوں میں سے کونسا طریقہ بالغوں کے
نفسی نقطۂ نظر سے بالکل درست ہے۔ یہ سب طریقے ابھی تجرباتی منزل
میں ہیں ضرورت ہے کہ مختلف زبانوں میں اس وقت جو طریقے رائج ہیں
اُن میں تجربات کئے جائیں اور جہاں جہاں ضرورت محسوس ہو تجربات
کی روشنی میں مناسب ردّ و بدل کیا جائے۔ عثمانیہ ٹریننگ کالج

حیدرآباد دکن نے تعلیم اُردو کے لئے جو تجاویز کی ہیں وہ اس قابل ہیں کہ اُن کا تجربہ کیا جائے۔ اصولاً ایک اچھے سبق میں حسب ذیل خوبیوں کا ہونا ضروری ہے۔

(۱) سبق دلچسپ ہو۔ (۲) آسان ہو (۳) جلد پڑھا جا سکے (۴) آسانی سے پڑھایا جا سکے۔ (۵) جلد یاد ہو سکے (۶) پڑھانے کے لئے کسی خاص تربیت کی ضرورت نہ ہو۔

ناخواندگی کو ملک سے جلد دُور کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایسا طریقہ تعلیم اختیار کیا جائے جس میں خصوصی تربیت کی ضرورت نہ ہو اور ہر پڑھا لکھا شخص آسانی سے پڑھا سکے۔ یہ اس لئے اور بھی ضروری ہے کہ ناخواندہ بالغوں کو تعلیم دینے کا کام دیہی مدارس کے مدرسین سے لینا مناسب نہیں، اول تو اگر ان مدرسین نے دن میں اپنا کام محنت اور جانفشانی سے انجام دیا ہے تو شام میں اُن میں اتنی سکت باقی نہیں رہتی کہ وہ خاطر خواہ طور پر بالغ افراد کو تعلیم دے سکیں اور اُس دلچسپی اور انہماک کا اظہار کر سکیں جو ناخواندہ بالغوں کو پڑھانے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ علاوہ ازیں دیہی مدارس کے مدرسین بالغوں کو تعلیم دیتے وقت یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ بچوں کو نہیں بلکہ بالغوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔ بالغوں کے ساتھ وہ برتاؤ نہیں کیا جا سکتا جو بچوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ دیہی مدرسین کے لئے یہ مشکل ہوتا ہے کہ وہ ہر صبح اور ہر شام اپنے آپ کو بدل سکیں۔ جب دیہی مدرسین سے خاطر خواہ کام نہیں لیا جا سکتا تو آخر یہ کام کس سے

لیا جائے؟ موقع کی اہمیت اور نزاکت کے مدنظر یہ ضروری ہے کہ اس کام کے آغاز میں تاخیر روا نہ رکھی جائے اس لئے ضروری ہے کہ طریقہ تعلیم ایسا ہو کہ ہر پڑھا لکھا شخص آسانی سے دوسروں کو پڑھا سکے اور مدارس اور کالج کے طلبہ تھوڑی سی واقفیت کے بعد یہ کام انجام دے سکیں، کامیابی کے لئے حسب ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

(۱) اسباق ایسے ہوں کہ ہر شخص بغیر کسی خصوصی تربیت کے پڑھا سکے۔

(۲) تعلیم یافتہ اشخاص کو اس بات پر رضامند کیا جائے کہ وہ کم سے کم ایک ناخواندہ بالغ کو خواندہ بنادیں۔

(۳) ناخواندہ بالغ افراد تعلیم حاصل کرنے کے لئے رضامند ہوں۔

(۴) آلات اور اشیاء ایسی ہوں کہ جو بہت کم قیمت پر دستیاب ہو سکیں۔

(۵) وقت اور جگہ کا کوئی خاص تعین نہ ہو۔ جہاں ممکن ہو اور جو وقت مل سکے تعلیم دی جائے۔

کامیابی کی ان شرائط کا لحاظ طریقہ تعلیم میں رکھا جانا ضروری ہے جہاں کہیں ممکن ہو گھر کے پڑھے لکھے شخص کو اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ وہ اپنے گھر کے ناخواندہ لوگوں کو تعلیم دے۔

بالغوں کے معلم کو چاہئے کہ وہ اپنے طلبہ کے ساتھ ایسا برتاؤ نہ کرے جو عام طور پر مدارس میں بچوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ بالغ طلبہ کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جانا چاہئے جو عام طور پر اپنے سے بڑوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ناخواندہ بالغ بہت حساس ہوتا ہے

ذہن میں احساس کمتری نمایاں طور پر پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ذراسی بات سے پست ہمت ہوجاتا ہے اس لئے کبھی بالغ طلبہ کی غلطیوں کی اصلاح اس طرح نہ کیجئے کہ وہ پست ہمت ہوجائیں۔ قدم قدم پر ان کی حوصلہ افزائی کی جانا ضروری ہے۔ "تم تو بہت ذہین ہو۔" "تم بہت جلد پڑھ لوگے۔" یہ اور چند ایسے جملوں کے استعمال میں معلّم کو بخل نہ کرنا چاہئے۔ ناخواندہ بالغوں کے معلّم کو لفظ "نہیں" اپنی لغت سے نکال پھینکنا چاہئے۔ "نہیں تم نے یہ لفظ غلط پڑھا۔" یہ چھوٹا سا جملہ تمام محنت کو اکارت کر دینے کے لئے بہت کافی ہے۔ غلطیوں کی اصلاح اس طرح کی جائے کہ طالب علم کو یہ معلوم بھی نہ ہوسکے کہ معلّم اُس کی غلطی کی اصلاح کر رہا ہے۔ اس بات کا بطور خاص لحاظ رکھا جائے کہ اس کو اپنے سبق سے بیزاری نہ ہونے پائے۔ بچے کو جبر و تشدد کے تحت مجبور کیا جاسکتا ہے لیکن اگر بالغ کا دل اچاٹ ہوگیا تو وہ فوراً سبق چھوڑ کر چلا جائے گا اور پھر کبھی اس طرف رُخ نہ کرے گا۔ مُعلّم کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ اپنے طلبہ پر یہ ظاہر کرے کہ وہ ان کی رفتارِ ترقی اور ذہانت سے بہت خوش ہے۔ مُعلّم کو چاہئے کہ وہ طلبہ کے سامنے کبھی اپنی اعلیٰ قابلیت کا راست اظہار نہ کرے۔ اُس کو طلبہ کی سطح پر اُتر آنا چاہئے اور قدم قدم پر نہایت احتیاط اور بالواسطہ طریقے پر ان کی رہنمائی کرنا چاہئے۔ ناخواندہ بالغوں کو وہی شخص اچھی طرح پڑھا سکتا ہے جس کو اُن سے حقیقی دلچسپی ہو اور جو اپنے کام کو محض فرض سمجھ کر ادا

نہ کرتا ہو بلکہ اُن کے پڑھانے میں حقیقی مسرت حاصل ہوتی ہو۔

بالغوں کے معلم کو اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ وہ ان الفاظ کو جن کا طلبہ نے صحیح تلفظ کیا ہو کبھی نہ دُہرائے۔ الفاظ کے دُہرانے سے طلبہ میں بیزاری پیدا ہو جاتی ہے۔ دورانِ سبق میں کبھی کوئی غیر ضروری بات نہ کہنا چاہیئے۔ معلم کو تمام تر توجہ صرف سبق پر مرکوز رکھنا چاہیئے۔ بالغوں کی تعلیم میں خاص طور پر ایک ایک منٹ قیمتی ہوتا ہے۔ ناخواندہ بالغ بہت دیر تک سبق پر توجہ قائم نہیں رکھ سکتے۔ اِن کی توجہ ہٹنے سے پہلے سبق کا ختم ہو جانا ضروری ہے۔ ایسی تدابیر کا اختیار کرنا ضروری ہے کہ طلبہ کو یہ احساس ہو کہ پڑھنا کوئی دشوار کام نہیں۔ سبق سے پہلے کسی قسم کی تقریر نامناسب خیال کی جاتی ہے۔

ناخواندہ بالغوں کو صبح سے شام تک اپنی روزی کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے نہ تو اِن کے پاس اتنا وقت ہوتا ہے اور نہ اِن میں دن بھر کی محنت کے بعد اتنی سکت باقی رہتی ہے کہ وہ دیر تک سبق پر توجہ دے سکیں۔ اُن کی غذا نہایت غیر متوازن ہوتی ہے۔ اس لئے وہ بہت جلد ذہنی تکان محسوس کرنے لگتے ہیں۔

ناخواندہ بالغوں کے اسباق میں تکرار کا طریقہ کبھی استعمال نہ کیا جائے بالغ طلبہ تیزی سے آگے پڑھنا چاہتے ہیں اگر وہ تھوڑے سے وقت اور ذرا سی محنت سے زیادہ سے زیادہ سیکھ لیتے ہیں تو اُن کو بڑی مسرت ہوتی ہے اور یہ مسرت ان کو آئندہ سبق پڑھنے پر آمادہ کر دیتی ہے۔

بالغوں کے راستہ میں معلّم کو کبھی نہ حائل ہونا چاہیئے جس رفتار سے وہ چل رہے ہوں ان کو چلنے دیا جائے۔ معلّم کی طرف سے اُن کو آگے بڑھانے کی کوشش یا پیچھے کھینچنے کی سعی مُضر نتائج پیدا کرسکتی ہے۔

ناخواندہ بالغوں کو پڑھاتے وقت حسب ذیل باتوں کا لحاظ رکھا جائے۔

(۱) کبھی اُن پر اس کا اظہار نہ کرو کہ تم اُن سے بہت کچھ زیادہ جانتے ہو۔

(۲) طلبہ کے ساتھ ایسا برتاؤ کرو جیسا کہ بڑے لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

(۳) بالغوں کے اعتراضات اور ان کے نقطۂ خیال کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرو۔

(۴) دورانِ سبق میں جہاں تک ممکن ہو خود کم بولو۔ طلبہ ہی کو گفتگو کا زیادہ موقع دو۔

(۵) سوائے سبق پڑھانے کے اور کچھ نہ کرو۔

(۶) زیادہ دیر تک سبق جاری نہ رکھو۔ تکان ظاہر ہونے یا عدم توجہی کا اظہار ہونے سے پہلے ہی سبق ختم کردو۔

(۷) جہاں ممکن ہوسکے ایسا انتظام کرو کہ ایک طالب علم دوسرے طالب علم کو سبق دے سکے۔

(۸) ڈرل کا طریقہ کبھی استعمال نہ کرو۔

(۹) کبھی لفظ "نہیں" کا استعمال نہ کرو۔

(۱۰) جماعت میں ضبط قائم رکھنے کی کوشش نہ کرو۔
(۱۱) ہمیشہ کمزور طلبہ کی ہمت افزائی کرو۔
(۱۲) ہمیشہ جماعت میں خوش رہو۔ اگر طبیعت پر کسی قسم کا بار ہو تو بہتر ہے کہ اُس دن نہ پڑھاؤ۔
(۱۳) حافظہ سے کم اور استدلال سے زیادہ کام لو۔
(۱۴) ابتدائی منزل میں ہجوں کی صحت کے بجائے صحیح تلفظ پر زیادہ توجہ دو۔

**عام معلومات کی فراہمی** محض ابجد خوانی سے وہ مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے جن کے لئے تعلیم بالغاں کو ضروری سمجھا جاتا ہے۔ تعلیم کا تعلق انسانی زندگی کے ذہنی، سماجی، جمالیاتی، اخلاقی اور مذہبی پہلو سے ہوتا ہے۔ تاوقتیکہ زندگی کے اِن مختلف پہلوؤں کی نشو و نما نہ کی جائے تعلیم کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ ایک شخص کتنا ہی پڑھا لکھا کیوں نہ ہو اگر وہ اپنی حقیقت سے ناآشنا اور دوسروں کے حقوق سے نابلد ہے، اگر وہ اپنے ماحول سے مطابقت پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا اگر وہ کسی مخصوص شعبہ میں اس قدر دسترس اور مہارت نہیں رکھتا کہ اپنے اور اپنے متعلقین کے لئے روزی پیدا کر سکے، اگر وہ شہریت کے قواعد اور اصولِ حفظانِ صحت وغیرہ سے واقف نہیں، اگر وہ مناظرِ قدرت کی دلچسپیوں اور خوبیوں سے اچھی طرح لطف اندوز ہونے کی اہلیت نہیں رکھتا تو اس کو حقیقی معنوں میں تعلیم یافتہ نہیں کہا جا سکتا۔ پس ناخواندہ بالغوں کی تعلیم میں ان باتوں کا

لحاظ رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ علاوہ ازیں تعلیم سے ناخواندہ بالغوں کو اُس وقت تک دلچسپی نہیں ہو سکتی جب تک کہ تعلیم کو اُن کے حسب حال اور اُن کے لئے مفید اور کارآمد نہ بنایا جائے۔ پس ابجد خوانی کے ساتھ ساتھ حسب ذیل چیزوں کے متعلق نظری اور عملی معلومات بہم پہنچانا بہت ضروری ہے:-

(۱) پیشوں کے متعلق نظری اور عملی معلومات (۲) صفائی اور حفظان صحت کے اصول۔ (۳) غذا کے متعلق معلومات (۴) مدنیت کے معلومات (۵) امداد باہمی کے اصول (۶) رسم و رواج (۷) عُرس میلے اور تہوار (۸) تاریخی مقامات (۹) بازاری بھاؤ (۱۰) آمدنی میں اضافہ کرنے کے مختلف ذرائع مثلاً مرغبانی، شہد کی مکھیوں کی پرورش، آسان گھریلو صنعتیں وغیرہ۔ عورتوں کے لئے پکوان۔ پرورش اطفال۔ سوزن کاری وغیرہ جیسے مضامین بہت اہمیت رکھتے ہیں اِن چیزوں کے متعلق دو طریقوں سے معلومات بہم پہنچائی جا سکتی ہیں۔ (۱) تقاریر کے ذریعہ (۲) تعلیمی جماعت کے ذریعہ۔ ان طریقوں پر آگے چل کر بحث کی جائے گی۔

تعلیم بالغاں کی خصوصیات | تعلیم بالغاں کا ہر شعبہ اپنی جداگانہ نوعیت رکھتا ہے اور اس لئے ہر شعبہ میں جداگانہ طریقہ اختیار کرنا ضروری۔ طریقہ تعلیم کے متعلق اب تک جو کچھ کہا گیا ہے اور آئندہ جو کچھ کہا جائے گا کی نوعیت عمومی ہوگی اور کوئی معین طریقہ بتانے کے بجائے چند تجاویز پیش کی جائیں گی۔ مختلف مضامین کی تعلیم کے مختلف طریقے ہوتے ہیں یہاں

خاص مضمون کے طریقۂ تعلیم کے بجائے صرف ان اصولوں اور مسئلوں سے بحث کی جائے گی جن کا تعلق تعلیم بالغان کے فن سے ہے اور جو ہر قسم کی تعلیم بالغان پر منطبق ہو سکتے ہیں۔

تعلیم بالغاں کی چند نمایاں خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے اس کی نوعیت تعلیم کے دوسرے شعبوں سے جدا ہو جاتی ہے۔ بالغوں کی تعلیم کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ بالغوں کی جماعتیں اور جماعتوں کے طلبہ بہت زیادہ مختلف العناصر ہوتے ہیں۔ عام مدارس میں کسی ایک جماعت کے طلبہ اور کسی دوسرے مدرسہ کی اُسی جماعت کے طلبہ میں بہت زیادہ فرق نہیں پایا جاتا۔ یہ ممکن ہے کہ اُن میں بہ لحاظ قابلیت اور امتزاج کسی قدر فرق پایا جاتا ہو لیکن اس کے برخلاف ایک ہی شہر اور ایک ہی مضمون کی بالغوں کی دو جماعتوں میں ذہنی پس منظر، مضمون کے متعلق نقطۂ نظر اور معلم اور متعلمین کے باہمی تعلقات اور کام کی نوعیت میں بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ اِسی طرح ایک ہی جماعت میں بالغ افراد کی ذہنیت، اُن کی معلومات، اُن کے مقاصد اور جماعتی کام کے متعلق اُن کے رجحانات میں بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ بالغ طلبہ کے اِن اختلافات کی وجہ سے طریقۂ تعلیم کا مسئلہ اور بھی پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ تعلیم بالغاں میں "وسیع پیمانے پر پیداوار" کا طریقہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا ہے۔ جماعتی تدریس میں عام طور پر ذہین بچوں کو بھی اپنے متوسط ہم جماعتوں کا ساتھ دینا پڑتا ہے اور اِدھر مدرس کمزور طلبہ کو بھی کھینچ تان کر اوسط طلبہ کے ساتھ لانے کی کوشش کرتا ہے۔

اعتی تدریس میں عام طور پر ایسے مدرس کو کامیاب مدرس متصور کیا جاتا
ہے لیکن اِن معنوں میں بالغوں کا معلّم کبھی اچھا معلّم نہیں بن سکتا۔ اگرچہ
بالغوں کی جماعت بھی اکائی متصوّر کی جاتی ہے لیکن بالغوں کے معلّم کو
نفرادیت پر توجہ دینا ضروری ہے۔ اِس کے لئے ضروری ہے کہ بالغ طلبہ
کے مخالف ذہنی رجحانات کو حتمکنہ حد تک کم کر دیا جائے۔ یہ صرف اُس وقت
ممکن ہو سکتا ہے جب طلبہ میں گروہی احساس پیدا کر دیا جائے۔ ابتدائی
مضامین کی تعلیم حاصل کرنے میں جس قدر موانعات بالغوں کو پیش آتے ہیں
وہ اپنی نوعیت میں انفرادی اور شخصی ہوتے ہیں اس لئے گروہی احساس
پیدا کرنے ہی سے اُن پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ گروہی احساس سے اثر آفرینی
میں اضافہ ہوتا ہے اور اِنا میں کمی واقع ہوتی ہے۔

تعلیم بالغاں کی ابتدائی منزل میں معلّم کو سب سے زیادہ کوشش اس
امر کی کرنا ہوگی کہ طلبہ کو مطالعہ کے طریقے سے واقف کرایا جائے۔ معلّم
کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ کتابوں کے صحیح استعمال، ضروری اور غیر ضروری
مواد کے انتخاب اور تحریری اظہار کی صحیح تربیت کرے جماعتی تدریس کے
باوجود معلّم کو انفرادیت پر توجہ دینا ضروری ہے۔ اس لئے مدرس کو طلبہ
سے اتنا ہی زیادہ واقف ہونا چاہئے جتنا اپنے مضمون سے۔ پس طلبہ کے
پیشے، اُن کی دلچسپیوں، ان کی دھنوں اور اُن کے سیاسی اور مذہبی خیالات
سے اور ان کی گھریلو زندگی، ان کے رجحانات اور اعتقادات سے پوری
پوری واقفیت حاصل کرنا معلّم کے لئے ضروری ہے۔ تعلیم بالغاں میں کامیابی کا

دار و مدار زیادہ تر معلمین اور متعلمین کے باہمی اعتماد پر منحصر ہے۔ بالغوں کی تعلیم میں سب سے بڑی اور عام مشکل جس کا معلم کو سامنا کرنا پڑتا ہے وہ اُن کا احساس کمتری ہے۔ اس احساس کمتری کا یہ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو طلبہ معلم کی رائے اور اس کے خیالات کو بلا چوں وچرا تسلیم کر لیتے ہیں اور کسی دلچسپی کا اظہار نہیں کرتے یا پھر جماعت میں اظہارِ خودی کے باعث ناتجربہ کار معلم کو پریشان کر دیتے ہیں۔ اس صورت میں معلم کو بڑے صبر و تحمل کی ضرورت ہے۔ صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے معلم کو چاہئے کہ وہ طلبہ سے گہری واقفیت حاصل کرے اور اُن کے نقطۂ نظر کو سمجھنے کی کوشش کرے صرف اسی صورت میں وہ "واسطہ" قائم کیا جا سکتا ہے جو کامیابی کے لئے ضروری ہے۔

**لکچر کا طریقہ** | تعلیم بالغاں میں معلومات بہم پہنچانے کے لئے عام طور پر لکچر کا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ جماعت میں جانے سے قبل معلم کو کافی طور پر تیاری کی ضرورت ہے نہ صرف مواد لکچر کی تیاری قبل از قبل ضروری ہے بلکہ ختم لکچر پر جو مباحثہ ہونے والا ہو اس کی تیاری بھی بہت ضروری ہے ورنہ مقصد کی عدم موجودگی پیش شدنی مواد کی عدم تیاری سے بڑھ کر لکچر کی ناکامیابی کا باعث ہوگی محض زبانی اظہار کی تیاری کامیابی کی ضامن نہیں ہوسکتی۔ مواد کو اس طرح پیش کیا جائے کہ وہ طلبہ کو اپیل کر سکے۔ مواد کی منطقی ترتیب پر نفسیاتی ترتیب کو ہمیشہ ترجیح دینا چاہئے۔ معلم کے لئے لکچر کے اشارے تیار کرنا بہت ضروری ہے لیکن تقریر کرتے وقت اِن

اشاروں کو سامنے نہ رکھا جائے۔ بعض اوقات لکچر کی بڑی بڑی اور ذیلی سرخیو
کا تختہ سیاہ پر لکھ دینا طلبہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس صورت میں
طلبہ معلّم کے استدلال کے رُخ سے واقف ہوکر لکچر کے مختلف مدارج کو
بخوبی ذہن نشین کر سکتے ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو اشاروں میں حقیقی مواد کو بہت
کم جگہ دی جائے۔ بہت کم مقرر ایسے ہیں جو طول طویل اشارات کو کامیابی
کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔ پھر اگر طلبہ اس بات کو محسوس کریں کہ مقرر
جو کچھ بیان کر رہا ہے اُس سے خود حقیقی طور پر واقف نہیں تو ان کی نظروں
میں معلّم کی کوئی وقعت باقی نہیں رہتی۔ ایسی صورتوں میں جہاں تفصیل میں
صحت ضروری ہو وہاں مکمل اشارات کا تحریر کرنا ضروری ہے۔ توضیحی مثالوں
اور روایات کو نہایت احتیاط سے انتخاب کیا جائے اور اِن کا مختصر حوالہ
لیا جائے اس طرح آلات، نمونے، تصاویر اور دوسری ضروری توضیحات
کا انتخاب نہایت سوچ سمجھ کر کیا جائے۔ اس کا خیال رکھنا ضروری ہے
کہ اشارات ذریعہ ہیں نہ کہ مقصد اور اِس لئے یہ ضروری نہیں کہ تحریری
اشارات کی پوری پوری پابندی کی جائے۔ لکچرار کو چاہئیے کہ وہ دورانِ تقریر
میں طلبہ کا بغور مطالعہ کرتا رہے اور حالات کے لحاظ سے اپنے طریقہ کار
میں ضروری تبدیلی کر دے۔ اگر معلّم کو دورانِ لکچر میں یہ معلوم ہو جائے کہ
طلبہ اس کے استدلال کو اچھی طرح نہیں سمجھ رہے ہیں تو اس کو عین
موقع پر اپنی ترکیبوں میں تبدیلی کرنا ضروری ہوگا۔

لکچر کی تیاری اِس نقطۂ نظر سے کی جائے کہ بعد میں اُس پر بحث کی

جا سکے ۔ بعض اوقات مسائل کو ادھورا چھوڑ دینا مناسب ہوتا ہے تاکہ ختم لکچر پران ادھورے مسائل کے حل کرنے میں طلبہ اپنی ذہانت کو کام میں لاسکیں۔ بعض اوقات دورانِ لکچر میں ایسی باتوں کی طرف اشارہ کر دینا جن کو بعد میں مباحثہ کی بنیاد قرار دی جائے زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔

**تعلیمی جماعتیں** یہ امر ابھی تک زیر بحث ہے کہ بالغوں کی تعلیم کے لئے لکچر کا طریقہ زیادہ مناسب ہے یا تعلیمی جماعتوں کا طریقہ ۔ عام طور پر اصول تعلیم لکچر کے طریقے کو نامناسب متصور کرتا ہے چونکہ اس طریقے میں متعلمین کی فعلیت کو بہت کم دخل ہوتا ہے ۔ پھر بھی تعلیم بالغاں کے فن میں عملی طور پر لکچر کا طریقہ اب تک جاری ہے ۔ لکچر کے طریقے میں بعض خطرات کا اندیشہ لگا رہتا ہے جس کی وجہ سے تعلیم بالغاں کے لئے اِس طریقے کو شک وشبہات کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے جب تک خاص تدابیر اختیار نہ کی جائیں اس طریقہ میں معلّم ہی کو سب کچھ کرنا پڑتا ہے اور متعلمین کی حیثیت محض سامعین کی ہوتی ہے۔ معلّم کے لئے بھی اس طریقے میں ایک خطرہ ہے ۔ معلّم کو اپنی ذاتی قابلیت کے اظہار کا اِس طریقے میں زیادہ موقع ملتا ہے اور اس بات کا اندیشہ لگا رہتا ہے کہ لکچر کی کامیابی کو جو دراصل معلّم کی ذاتی کامیابی ہے جماعت کے کام کی کامیابی تصور کرلی جائے ۔

جماعتی تعلیم کا طریقہ بالغوں کی تعلیم کا اچھا ذریعہ ہوسکتا ہے لیکن اس طریقہ کی کامیابی کا انحصار معلّم کی قابلیت اور اُس کی مہارت پر ہے ۔ انفرادی تعلیم میں مطالعہ اور تحریری کام کو بڑی اہمیت حاصل ہوتی ہے اور اس صورت

میں معلّم کے لئے یہ بھی دشوار ہو جاتا ہے کہ مختلف طلبہ کے کام کی خاطرخواہ طور پر نگرانی کرسکے۔ اگر اس طریقے کو اختیار کیا جائے تو یہ ضروری ہے کہ جماعتی مباحثوں کے ذریعہ طلبہ کے انفرادی کام کو پوری جماعت کے سامنے لایا جائے۔ مختلف مسائل کے حل کرنے میں سقراطی طریقہ اختیار کیا جائے تو زیادہ مناسب ہے۔ مُعلّم عمدہ سوالات کے ذریعہ قدم قدم پر طلبہ کی رہنمائی کرتا رہے اور اِن سوالات کے ذریعہ جو خاکہ تیار ہو اس کو تختۂ سیاہ پر لکھ دیا جائے۔ کسی ایک مسئلہ کا مختلف پہلوؤں سے مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ طلبہ اپنے شوق اور مذاق کے مطابق کسی ایک پہلو کی تیاری کریں گے۔ طلبہ کی اِن انفرادی کوششوں کو جماعت میں پیش کرنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ مسئلہ کے مختلف پہلوؤں کے متعلق ضروری معلومات پوری جماعت کو حاصل ہو سکیں گی۔ پھر بھی جماعت کے کام میں یکسانیت پیدا کرنے کے لئے معلّم کو اکثر لکچر کا طریقہ اختیار کرنا پڑے گا۔

**جماعتی مباحثے** | بالغوں کی تعلیم میں جماعتی مباحثوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اِن مباحثوں کے ذریعہ طلبہ کو اظہار کا موقع ملتا ہے اور صرف اظہار ہی کے ذریعہ طلبہ نئی محصلہ معلومات کو اپنا سکتے ہیں۔ مباحثے میں طلبہ کی رہنمائی کرنا معلّم کے لئے بہت دشوار ہوتا ہے تا وقتیکہ مُعلّم اپنے طلبہ سے بخوبی واقف نہ ہو وہ اُن کی رہنمائی خاطر خواہ طور پر نہیں کرسکتا جماعتی مباحثے میں مُعلّم کو خود بہت کم عملی حصہ لینا چاہئے ان مباحثوں میں معلّم خود جس قدر کم بولے اُتنا ہی اچھا ہے۔ مُعلّم کا کام صرف

رہنمائی کا ہے۔ مباحثہ کے وقت بطور خاص اُسے اِس بات کی نگرانی کرنا چاہیئے کہ غیر ضروری اور غیر متعلقہ امور مباحثہ میں داخل نہ ہونے پائیں۔ معلّم کو نہایت ہوشیاری سے سوالات کے ذریعہ ایسے طلبہ کو بھی جو بے توجہی کا اظہار کر رہے ہوں حصّہ لینے پر مجبور کرنا چاہیئے۔

**مطالعہ** | بالغوں کی تعلیم میں اُن کے ذاتی مطالعہ کو بہت اہمیت حاصل ہے معلّم کا فرض ہے کہ وہ بالغ طلبہ میں مطالعہ کا شوق پیدا کرے اور اِس بات کی صلاحیت کہ طلبہ معلوم کرسکیں کہ اُنھیں کیا پڑھنا اور کیا نہ پڑھنا چاہیئے۔ طلبہ پر واضح کیا جائے کہ ہر کتاب کا شروع سے آخر تک پڑھنا ضروری نہیں۔ اکثر متعدد کتابوں کے تھوڑے تھوڑے حِصّے پڑھنا دو ایک کتابوں کے شروع سے آخر تک پڑھنے سے زیادہ مفید ہوتا ہے۔

**کتب کی فراہمی** | بالغوں کے لئے خصوصی کتب کی ضرورت ہوگی جن کی زبان نہایت آسان اور جن کا مواد بالغ طلبہ کے لئے دلچسپ اور مفید ہو۔ اِن کتابوں کے لکھنے میں اُن ہی اصولوں کا لحاظ رکھا جائے جن کا معمولی پرائمرس لکھتے وقت خیال رکھا جاتا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو اُن الفاظ سے ابتداء کی جائے جو سب سے زیادہ استعمال ہوتے ہیں اور جو الفاظ جس قدر کم استعمال ہوتے ہیں ان کا اتنا ہی بعد میں استعمال کیا جائے۔

ناخواندہ بالغوں کے لئے موزوں اور مناسب کتب کی تیاری کا

مسئلہ بہت اہم ہے۔ اس وقت جو کتابیں ایسی ہیں جن کی زبان نہایت آسان ہے اور جو نئے خواندہ بالغ اشخاص آسانی سے پڑھ سکتے ہیں بچوں کے نقطہ نظر سے لکھی گئی ہیں۔ اِن کتابوں کے مطالعہ میں بالغ افراد کو کسی قسم کی دلچسپی نہیں ہو سکتی۔ اِن لوگوں کے لئے ایسی کتابوں کی ضرورت ہے جو اُن کی اپنی روزمرہ کی زبان میں لکھی گئی ہوں اور جن کا مواد بالغوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہو۔ عام طور پر مصنفین اس قسم کی کتابوں کا لکھنا اپنی علمیت کے منافی سمجھتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ایسے لوگوں کو تیار کیا جائے جو نئے خواندہ بالغ افراد کے لئے اچھی اچھی کتابیں تحریر کر سکیں۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے معمولی لیاقت سے لے کر اعلیٰ ترین لیاقت رکھنے والے لوگوں کی تلاش ضروری ہے جو نئے خواندہ بالغوں کے لئے دلچسپ اور مفید کتابیں لکھ سکیں۔ ملک کے اعلیٰ تعلیم یافتہ مرد اور عورتوں سے اِس قسم کی کتابیں لکھنے کی استدعا کی جائے۔ **جامعۂ ملّیہ دہلی** نے "سلسلہ تعلیم و ترقی" کے تحت اس وقت تک تقریباً ستو رسالے بالغوں کے لئے طبع کئے ہیں۔ یہ رسالے بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ ادارۂ ادبیات اُردو حیدرآباد دکن نے بھی بالغوں کے لئے اُردو دانی کی کتابیں تیار کی ہیں جن کا ذکر قبل ازیں کیا جا چکا ہے۔ بالغوں میں مطالعہ کے ذوق کو بڑھانے اور ضروری معلومات بہم پہنچانے کے لئے آسان کتب کی تیاری کا مسئلہ ادارہ کے زیر غور ہے۔

مرکزی مجلس | نئے خواندہ بالغوں کے پڑھنے کے لئے دلچسپ اورمفید مضامین کی فراہمی کا ایک طریقہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مدارس کے طلبہ سے اِس قسم کے مضامین لکھائے جائیں۔ ایسے مضامین کی ایک فہرست تیار کی جائے جو بالغوں کے لئے دلچسپ اور مفید ہوں۔ اس فہرست کو ہر فوقانیہ مدرسے اور کالج میں بھیج کر استدعا کی جائے کہ طلبہ سے اِن عنوانات پر چھوٹے چھوٹے مضامین لکھائے جائیں۔ طلبہ کو ہدایت کی جائے کہ مضمون مختصر ہو چھوٹے چھوٹے جملے بنائے جائیں اور آسان الفاظ استعمال کئے جائیں۔ اُن مضامین کو لکھنے کے لئے طلبہ کو کافی مطالعہ اور مشق کی ضرورت ہوگی۔ طلبہ مضمون لکھ کر اپنے مدرسہ کی مجلس ادارت کے پاس بھیج دیں۔ مجلس ادارت ان مضامین میں مناسب ترمیم اور اصلاح کرکے مدرسہ کے رسالے میں طبع کردے۔ جب طلبہ کو معلوم ہوگا کہ ان کے مضامین مدرسہ کے رسالے میں جگہ پاتے ہیں تو وہ عمدہ مضامین لکھنے کی کوشش کریں گے۔ ان مضامین میں جو مضمون سب سے اچھا ہو اس کو مجلس ادارت بتوسط صدر مدرسہ، ناظم تعلیمات کی خدمت میں روانہ کردے۔ محکمہ نظامت تعلیمات میں مرکزی مجلس ادارت قائم کی جائے جو ان مضامین میں انتخاب کرے۔ منتخبہ مضامین کو ایک رسالے کی شکل میں طبع کردیا جائے۔ ہر ایسے مضمون کے لئے جس کو مرکزی مجلس ادارت نے قبول کرلیا ہو لکھنے والے کو مناسب معاوضہ دیا جائے۔ اس طرح مضامین لکھنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی ہوگی اور اُن میں تحریکا

شوق پیدا ہوگا۔ اس وقت مدارس میں جو مضامین لکھائے جاتے ہیں ان میں طلبہ اس قدر دلچسپی کا اظہار نہیں کرتے جتنا کہ اس صورت میں توقع کی جاسکتی ہے۔

## چند عملی تجاویز

**تقاریر کا انتظام** | ناخواندہ بالغوں کو خواندگی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ عام معلومات تقاریر ہی کے ذریعہ بہم پہنچائی جائیں گی اس لئے ضروری ہے کہ عام فہم اور سلیس زبان میں مختلف مضامین پر تقاریر کا انتظام کیا جائے۔ تعلیم یافتہ حضرات سے استدعا کی جائے کہ وہ خاص خاص مضامین پر تقاریر تحریر کریں۔ تقریر کرنا اتنا مشکل نہیں جتنا کہ عمدہ تقریر کا تیار کرنا اس لئے ضروری ہے کہ ملک کے قابل لوگوں سے تقاریر کا ایک سلسلہ لکھا جائے۔

**دیہی کلب** | ہر موضع میں ایک دیہی کلب قائم کیا جائے۔ یہ کلب نہ صرف مدرسہ کا کام دے بلکہ دیہی مصروفیات کا مرکز قرار دیا جائے۔ ہر شام یہاں لوگ اپنے کاروبار سے فارغ ہو کر جمع ہوا کریں اُن کی تفریح کے لئے یہاں دیہی کھیلوں اور دوسری دلچسپیوں کا بھی انتظام کیا جائے کم از کم ہر آٹھویں دن یہاں تقاریر کا انتظام کیا جائے۔ مقامی خواندہ اشخاص میں سے چند کو تقاریر پڑھنے کی مشق کرائی جائے اور یہ لوگ

تقریر پڑھ کر سنایا کریں۔ تقاریر سامعین کی سمجھ سے باہر نہ ہوں۔ جہاں تک ممکن ہو نظری تعلیم کو عملی تعلیم کے ساتھ مربوط کیا جائے۔

دیہی اخبار ہر دیہی کلب میں ایک اخبار ضرور منگایا جائے۔ یہ اخبار ایسا ہو جو مخصوص طور پر بالغوں کو تعلیم دینے کے لئے جاری کیا گیا ہو اور جس میں ان کے متعلق مفید معلومات درج ہوں۔ شام کے وقت یہ اخبار لوگوں کو پڑھ کر سُنایا جائے۔ بسن بالغ اشخاص میں سے جو لوگ اس قابل ہوں کہ اخبار پڑھ سکیں۔ اُن کو چاہئے کہ دوسروں کو پڑھ کر سنائیں ہر کلب اگر اپنا اخبار جاری کرے تو زیادہ مناسب ہے۔ کلب کے وہ اراکین جو کچھ لکھ پڑھ سکتے ہوں اس اخبار میں عملی زندگی سے متعلق چھوٹے چھوٹے مضامین دیا کریں۔ اسی طرح ان میں مطالعہ کا شوق اور بھی وسیع ہو گا دیہی اخباروں میں دیہی مذاق کے مضامین درج ہونا چاہئیں۔ ان اخباروں میں دیہی خبریں خصوصیت کے ساتھ درج کی جائیں اور زرعی معاملات کے متعلق معلومات بہم پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔

اخباروں کے علاوہ ہر دیہی کلب میں ایک مختصر کتب خانے کا ہونا ضروری ہے تاکہ ان لوگوں کو جو کچھ لکھ پڑھ سکتے ہوں مطالعہ جاری رکھنے کا موقع ملے۔ اس مختصر کتب خانے کے علاوہ گشتی کتب خانوں کا ہونا بھی ضروری ہے۔ ہر کتب خانے میں ایسی کتابیں مہیا کی جائیں جن کی زبان بہت آسان ہو اور مضامین سبق آموز، مفید اور عام فہم ہوں عملی زندگی کے متعلق مضامین کا ہونا اور بھی ضروری ہے۔ بڑے دیواری

اشتہارات جن میں مفید اور دلچسپ معلومات درج ہوں ۔ گاؤں کے مختلف مقامات پر آویزاں کر دئے جائیں تو مطالعہ کا شوق اور بھی وسیع ہو سکتا ہے ۔

تعلیم بالغاں کے اداروں کو کامیاب بنانے کے لئے اس کی سخت ضرورت ہے کہ متعلقین کو ان کے انتظامات میں حصہ لینے کا کافی موقع دیا جائے اور تبادلۂ خیال کی آزادی حاصل ہو ۔ اس طرح اُن کو اپنے اداروں سے خاصی دلچسپی اور لگاؤ پیدا ہو جائے گا اور وہ ان کی کامیابی کے لئے ہر طرح کوشاں رہیں گے ۔

**دیہی عورتوں کی تعلیم** | دیہی کلبوں میں بالغ مردوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ بالغ عورتوں کی تعلیم کا بھی انتظام کیا جائے ۔ عورتوں کی تعلیم کے لئے عموماً دن میں ۱۲ سے ۲ تک کا وقت بہت مناسب ہوتا ہے ۔ وقت کا کوئی قطعی تعین نہیں کیا جا سکتا ۔ مقامی حالات کے لحاظ سے جو وقت مناسب خیال کیا جائے مقرر کیا جا سکتا ہے ۔ عام طور پر دیہات میں پردہ بہت کم ہوتا ہے اگر حالات اجازت دیں تو کم از کم تقاریر کے موقع پر مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی دعوت دی جائے عورتوں کے بیٹھنے کے لئے جگہ کا علیحدہ انتظام کیا جائے ۔

عورتیں عموماً اس وجہ سے تعلیمی جماعتوں میں کم شریک ہوتی ہیں کہ گھر پر اُن کو بچوں کی دیکھ بھال کرنا پڑتا ہے اس لئے جہاں کہیں بالغ عورتوں کی تعلیم کا انتظام کیا جائے وہاں اس بات کی سخت ضرورت ہو

کہ چند ایسی عورتوں کی رضاکارانہ خدمات حاصل کی جائیں جو تعلیم کے وقت بچوں کی دیکھ بھال کرسکیں۔ اس کے لئے ضروری ہوگا کہ جہاں تعلیم کا انتظام کیا گیا ہو وہاں ایک حصّہ بچوں کے لئے مختص کر دیا جائے تاکہ مائیں جماعت میں جانے سے قبل اپنے بچّوں کو ان نگرانکار عورتوں کے پاس چھوڑ دیں۔

**مزدور پیشہ عورتوں کی تعلیم** | ایسی عورتوں کی تعلیم کا مسئلہ جو روزی پیدا کرنے کے دھندوں میں لگی ہوئیں اور بھی پیچیدہ ہے۔ ایسی ناخواندہ بالغ عورتوں کو نہ صرف مختلف کارخانوں وغیرہ میں کام کرنا پڑتا ہے بلکہ گھر کا کام کاج بھی کرنا پڑتا ہے۔ ان کو اس قدر وقت نہیں مل سکتا کہ وہ جماعتوں میں آکر تعلیم حاصل کرسکیں۔ ایسی ناخواندہ بالغ عورتوں کے لئے ان کارخانوں ہی میں جہاں وہ کام کرتی ہیں تعلیم کا انتظام کرنا ہوگا۔ کارخانوں اور فیکٹریوں کے مالکان سے استدعاء کی جائے کہ وہ کارخانوں ہی میں ان کی تعلیم کا انتظام کریں اور کام کرنے کے اوقات میں سے کچھ وقت کم کرکے تعلیم کے لئے مختص کردیں۔ حکومت کو بھی اس طرف متوجہ کرنا ضروری ہے۔ شہروں میں ایسی تعلیم یافتہ عورتیں فراہم ہوسکتی ہیں جو اس خدمت کو انجام دینے کے لئے تیار ہو جائیں لیکن دیہات میں ایسی تعلیم یافتہ عورتوں کا ملنا دشوار ہے۔ اس مشکل کو اس طرح حل کیا جاسکتا ہے کہ دیہات میں کام کرنے کے لئے تعلیم یافتہ شادی شدہ لوگوں کو تیار کیا جائے تاکہ میاں اور بیوی دونوں اس کام کو اپنے اپنے حلقہ میں

انجام دے سکیں۔

طلسمی فانوس | بالغوں کی تعلیم میں میجک لینٹرن یعنی طلسمی فانوس سے بہت کچھ کام لیا جا سکتا ہے۔ جغرافیہ، حفظان صحت، زراعت اور مختلف پیشوں کے متعلق عوام کو معلومات بہم پہنچانے میں طلسمی فانوس کا استعمال نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ ریاست میسور کے تقریباً ہر فوقانیہ مدرسہ میں ایک طلسمی فانوس ہے جو تہواروں کے موقع پر ضلع بورڈ کو دیا جاتا ہے تاکہ اِن کے ذریعہ سے عوام کو مفید معلومات کے بہم پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر دیہات کے لئے ایک علیحدہ میجک لینٹرن کا انتظام کیا جائے۔ ایک ہی میجک لینٹرن گشت کے ذریعہ بہت سے دیہاتوں کی ضرورت پورا کر سکتی ہے۔

لاسلکی | یورپین ممالک میں آج کل لاسلکی کے ذریعہ بھی بالغوں کی تعلیم کا کام انجام دیا جا رہا ہے۔ اس خصوص میں "برٹش براڈ کاسٹنگ اسوسی ایشن" اہم خدمات انجام دے رہی ہے۔ اور جب سے "سنٹرل کونسل فار براڈ کاسٹنگ ایڈلٹ ایجوکیشن" قائم ہوگئی ہے اُس نے قومی اہمیت حاصل کر لی ہے۔ ہندوستان میں بڑے بڑے شہروں اور چند دیہاتوں میں اس کے ذریعہ معلومات نشر کی جا سکتی ہیں لیکن تمام دیہاتوں میں فی الوقت اس کا انتظام نہیں کیا جا سکتا۔ ممالک محروسہ سرکار عالی میں حیدر آباد اور اورنگ آباد دو مقامات پر لاسلکی کے اسٹیشن قائم کئے گئے ہیں۔ فی الوقت ایک حد تک اُن کے ذریعہ بالغوں کے لئے معلومات فراہم کرنے کا انتظام کیا گیا ہے

ضرورت ہے کہ اِن کے پروگرام میں تعلیم بالغاں کو کافی جگہ دی جائے۔

**سینما** تعلیم بالغاں میں سینما کو بھی بڑھتی ہوئی اہمیت حاصل ہو رہی ہے۔ چنانچہ ترقی یافتہ ممالک میں اس سے کافی فائدہ حاصل کیا جا رہا ہے۔ یورپ میں ۱۹۲۹ء میں ایک کمیشن کا قیام عمل میں آگیا جس کا اہم فریضہ یہ ہے کہ تعلیمی اور کلچری فلمیں تیار کرکے اِن کی اشاعت کرے۔ سینما سے اشاعت تعلیم میں بڑی مدد ملتی ہے۔ ضرورت ہے کہ ہمارے ملک میں بھی تعلیمی فلمیں تیار کی جائیں اور گشت کے ذریعہ اُن سے اشاعت تعلیم میں مدد لی جائے۔ اس میں شک نہیں کہ فلمیں زیادہ کارآمد اس وقت ہوتی ہیں جب لوگوں کو تھوڑا بہت پڑھنا آتا ہو، تاکہ وہ پردے پر لکھی ہوئی عبارت پڑھ سکیں لیکن موجودہ صورت میں بھی اِن کا استعمال فائدہ سے خالی نہیں۔ ناطق فلموں سے تعلیم بالغاں کا بہت کچھ کام لیا جاسکتا ہے۔

**میلے اور تہوار** میلے اور تہواروں کو بالغوں کی تعلیم کا اچھا ذریعہ بنایا جاسکتا ہے۔ اس وقت تک بالغوں کی تعلیم میں ان ذرائع کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں کی گئی ہے۔ بازار یا میلوں کے سلسلہ میں مختلف اشیاء کا مشاہدہ کرایا جائے اور بالغوں کو بتایا جائے کہ یہ چیزیں کن کن ممالک سے تیار ہوکر ہمارے ملک میں آتی ہیں۔ اِن ممالک میں یہ اشیاء خاص طور پر کیوں تیار کی جاتی ہیں۔ ہمارے ملک میں اِن چیزوں کے تیار نہ کرنے کے کیا اسباب ہیں؟ اِن اشیاء کی درآمد سے ہمارے ملک کی

معاشی حالت کس طرح متاثر ہوتی ہے۔ غرض کہ اس طرح نہ صرف اپنے ملک کی ضروریات اور دوسرے ممالک کے حالات پر روشنی ڈالی جاسکتی ہے بلکہ بین الاقوامی تعلقات کو واضح کیا جاسکتا ہے اور عالمگیر بھائی چارہ کی اسپرٹ پیدا کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح مختلف تہواروں کو بالغوں کی تعلیم کا ذریعہ بنایا جاسکتا ہے مثلاً محرم اور دسہرہ کے سلسلہ میں بہت کچھ تاریخی معلومات بہم پہنچائی جاسکتی ہیں اور ان تہواروں کے اخلاقی اور روحانی پہلوؤں پر روشنی ڈال کر بہت کچھ اصلاح کی جاسکتی ہے عرس اور جاترادں کو بھی بالغوں کی تعلیم کا ذریعہ بنایا جاسکتا ہے۔

**باہمی خط وکتابت** نئے نئے خواندہ بالغوں کو اس بات کی ترغیب دیجائے کہ وہ ایک دوسرے کو زبانی پیغام بھیجنے کے بجائے تحریر سے کام لیا کریں باہمی خط وکتابت کا شوق نہ صرف ان کو خواندگی کی طرف کرے گا بلکہ اِس شوق کے تحت وہ بہت جلد لکھنا پڑھنا سیکھ جائیں گے اور اگر یہ شوق قائم رہا تو وہ کبھی ناخواندگی کی طرف نہ پلٹ سکیں گے۔

**ہر پڑھے لکھے کا فرض** آخر میں اس قدر عرض کردینا ضروری ہے کہ ملک کو جلد از جلد خواندہ بنانے کی ضرورت ہے۔ ناخواندگی کی وجہ سے جو نقصان ملک کو پہنچ رہا ہے وہ اہل بصیرت سے پوشیدہ نہیں۔ ضرورت ہے کہ خواندگی کی مہم کا فوراً آغاز کیا جائے۔ محض مشکلات کو سوچتے بیٹھے رہنا کسی طرح مناسب نہیں۔ ارادے اور ہمت کی ضرورت ہے۔ روس اور ترکی کی روشن مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں جہاں قلیل مدت میں

تقریباً پورے ملک کو خواندہ بنا دیا گیا جو مشکلات یہاں پیش ہیں تقریباً وہی مشکلات وہاں بھی موجود تھیں لیکن ان لوگوں نے ہمت اور استقلال سے کام لیا اور کامیابی نے اُن کے قدم چومے۔ ایک ہم ہیں کہ ابھی تک مشکلات کا حل ہی سوچ رہے ہیں۔ ہر پڑھے لکھے مرد اور عورت کا یہ مقدس فرض ہے کہ وہ ملک کو خواندہ بنانے میں سرگرم عمل ہو جائے۔ اگر ہر پڑھا لکھا شخص صرف چند ناخواندہ بالغوں کو پڑھانے کا ذمہ لے لے تو ملک سے بہت جلد جہالت کو دور کیا جا سکتا ہے۔

# حوالۂ کتب


(۱) ارشاد — رہنمائے تعلیم بالغاں

(۲) سعید الظفر — اردو فار ایڈلٹس — انڈین نیشنل پریس الہ آباد

(۳) رپورٹ کمیٹی تعلیم بالغاں حیدرآباد ڈیکن بابتہ خورداد تاآخر امرداد ۱۳۴۴ف (حیدرآباد)

(۴) یریمن — تعلیم بالغاں — رسالہ المعلم (حیدرآباد دکن)

# رسائل سلسلۂ تعلیم و ترقی

ادارۂ تعلیم و ترقی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی، بالغ مبتدیوں کے لئے رسائل کا سلسلہ ترتیب دے رہا ہے اور تقریباً دو سو رسائل سے زاید تیار ہو چکے ہیں۔ ہر رسالہ کی قیمت دو آنے سے کم ہی ہے۔

ان رسائل کا اصل منشاء یہ ہے کہ اردو پڑھنے کی اچھی طرح مشق ہو جائے اور کتب بینی کا شوق پیدا ہو تاکہ آئندہ کتب خانۂ تعلیم و ترقی کے ذریعے بالغوں کی تعلیم کا سلسلہ خود بخود جاری رہے اور پڑھنا سیکھنے کے بعد آدمی پھر ان پڑھ نہ بن جائے۔

چند رسائل کے نام درج ذیل ہیں:-

(۱) **حبیب خدا** :- آں حضرت کی سیرت پاک لکھی گئی ہے۔

(۲) **نماز** :- اس میں نماز کے ضروری مسائل بتائے گئے ہیں۔

(۳) **صدیق اکبر** :- رسول خدا کے پہلے جانشین کے حالات زندگی۔

(۴) **عمر فاروق** :- حضرت عمر فاروق کے حالات زندگی لکھے گئے ہیں

(۵) **میونسپلٹی** :- میونسپلٹی کیا ہے اور اس سے کیونکر فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

(۶) **خط و کتابت** :- اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ کیسے خط و کتابت کی جائے۔

(۷) **ضلع کا انتظام** :- ضلع کے ہر محکمہ کے انتظام کا حال بیان کیا گیا ہے۔

(۸) **قومی گیت** :- اس میں اچھی اچھی قومی نظمیں جمع کی گئی ہیں۔

(۹) **ہمارا ہندوستان** :- اس کتاب میں ہندوستان کا سارا حال بیان کیا گیا ہے۔